بفضلہ نسخہ

سبھا شیریں فرہاد

جسکو

شاعر نکتہ سنج جناب شیخ عباد اللہ صاحب آسنج عرف بادل نے

بکمال محنت و عرق ریزی تالیف کیا اور

شیخ محمد عبد العزیز نے بخیال حفاظت حق تالیف حسب ایکٹ نمبر ۲۵ رجسٹری کرا کے

اپنے

مطبع عزیزی واقع کانپور میں طبع کیا

قیمت فی مجلد آٹھ آنہ

CHECKED 19..
Checked 1987

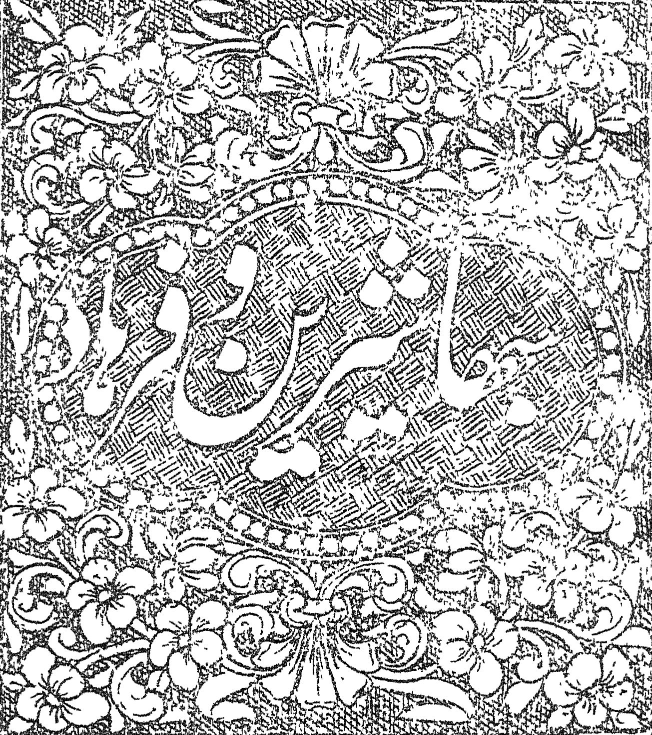
فہرست کتب قصص و دواوین وغیرہ موجودہ دوکان محمد عبد العزیز واقع کانپور متصل چوک

ہماری دوکان پر گو ہر قسم کی کتب موجود ہیں جنکی واقفیت صاحبان فرمایش کو بروقت تعمیل فرمایش بخوبی تمام ہو جاتی ہے ضرورت بیان نہیں تاہم بنظر سہولت صاحبان فرمایش چند کتب کی فہرست درج ذیل ہے صاحبان فرمایش کو مناسب ہے کہ فرمایشیں بھیجکر ممتاز کریں معاملہ اس دوکان اور کارخانیکا نہایت صاف اور قیمت میں بھی دیگر کارخانجات و تاجران سے کفایت ملحوظ رہتی ہے فرمایش کی تعمیل میں دیر نہیں ہوتی مال ویلیو پی یا بلٹی ریلوے یا پارسل روانہ ہوتا ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
الف لیلہ با تصویر	۶	داستان امیر حمزہ با تصویر	۲/	طوطا کہانی	۰۲/	آرایش محفل بمبئی مجلد	۲/
ایضاً کاغذ گلابی قلمی	۳/	طلسم ہوش ربا داستان	۲/	گل و صنوبر	۰۱/	گنجینۂ ظرافت	۰۲/
ایضاً رسمی	۱۰/	امیر حمزہ رنگین عبارت جلد اول ایضاً دوم		طوطی نامہ معہ قصہ ابراہیم	۱/	ترجمۂ تصریح انگریزی سیلکشن	۱۲/
ترجمہ اخوان الصفا	۳/	فسانۂ دلپذیر	۲/	قصۂ روسی زمیندار	۲/	ناٹک دل دفتنی معروف	۰۲/
فسانۂ عجائب جلی قلم	۹/	نو طرز مرصع	۰۱/	نور تن	۵/	آئینۂ عصمت	
ایضاً با تصویر	۶/	بستان حکمت اردو انوار سہیلی	۲/	قصۂ اگر گل	۲/	مہدی نامہ جلد اول دوم	۲/
ایضاً خرد	۳/	قصہ سیاہ پوش	۰/	بیتال پچیسی	۳/	الف لیلہ نظم چہار جلد	۲/
سرورش سخن	۵/	فسانۂ معقول	۵/	گل بکاولی	۳/	سوداگر بچہ	۰/
طلسم حیرت	۵/	فسانۂ جدید	۲/	سیر مقبول	۰۹/	قصۂ ماہی گیر	۰/
باغ و بہار	۰۴/	فسانۂ آزاد جلد اول عمدہ	۲/	قصۂ گوپی چند بھرتری	۵/	قصۂ جمجمہ	۰/
طلسم فصاحت	۹/	ایضاً کاغذ رسمی	۲/	قصۂ عابد و شیطان	۳/	قصۂ منصور	۰/
آرایش محفل با تصویر	۲/	چہار گلزار	۴/	لطائف ہندی چٹکلے لطیفے	۲/	قصۂ شاہ روم	۰/
ایضاً رسمی کاغذ	۶/	قصۂ زاہد شمسی	۱۰/	قصۂ ماہ رمضان	—	قصۂ شاہ یمن	۰/
ایضاً بغیر تصویر	۵/	جادۂ تسخیر	۳/	قصۂ قاضی جونپور	۳/	انوار سہیلی نظم دو جلد	۳/
مقتول جفا فسانۂ غم آمود	۱/	سنگاسن بتیسی	۰۳/	باغ و بہار بمبئی مجلد	۲/	سنگاسن بتیسی نظم	۴/

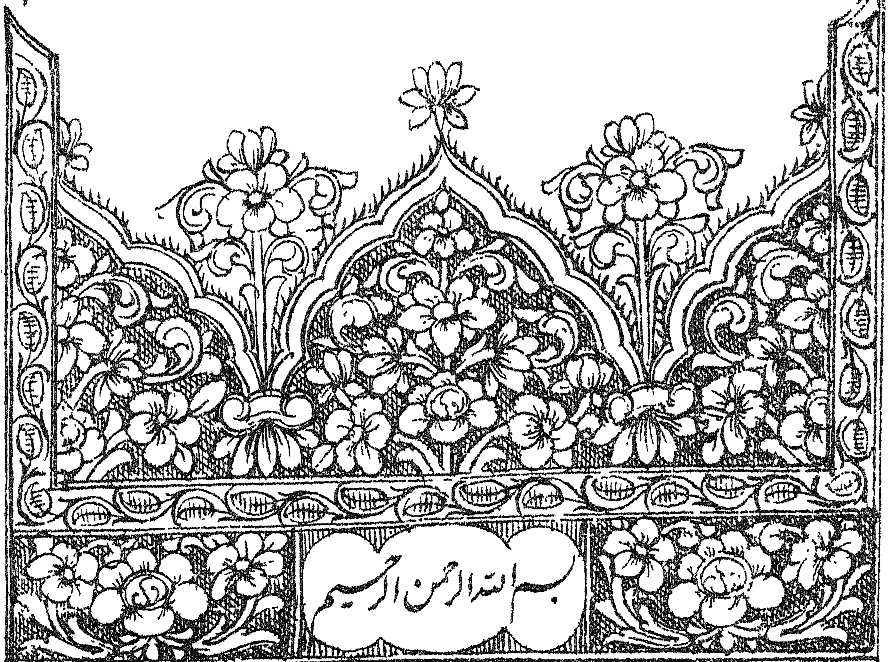
[illegible]

نسخہ ارجمند خاطر پسند تصنیف شاعر سخن سنج شیخ عباد اللہ عرف بادل متخلص بہ رنج سے بہ



حسب فرمائش منشی شیخ بہادر و حافظ عبد الستار خان باہتمام محمد عبد العزیز

[illegible]



دوہرہ

چہ بولون ہیچ تعریف مہاراج

دیاونت بدیا برن کرنی گت آپار
لگن نچھتر سبھہ بلی بردانی اوتار

منالال عرف سورج پرشاد دیو کے

بردانی اوتار سورن کے جگ کے پٹ دھاری ہین
مہاراج راجونکے وہ سورج پرشاد دیو جی ہین

کہ داتا جی کبھیو اونپر کرم یہی ہے دعا ہماری
کہ داتا جی ملکو نمین رہے نام کوٹھیان اونچی رہی جابجا

داستان شیرین کی مجھسے سکنے لگے کہ پیاری ہے
ہولی مین رنگ اسکا کھیلو خواہش یہی ہماری ہے

غزل

یہ محل کسکی شوکت کا ہے انجمن مین
زبان واہ وا کر رہی ہے دہن مین

پلی ہو نہ کیونکر نچھتر اوسکا سب پر
مہورت جنم کی پڑی سبھہ لگن مین

رہے گل شگفتہ ابد تک اسکے
یہی بلبلین نغمہ زن ہین چمن مین

سدا دشمنون کا رہے رنگ فق یون
گہرے چندرمان جسطرح پر گگن مین

کھڑا جنکے جو کوئی آتا ہے آگے
لگاتا ہے بٹہ وہ اپنے چلن مین

زمانے مین اس گھر کی نیک آبرو ہی
رئیسون کی عزت ہے اپنی وطن مین

خدا کے کرم کا اوٹھا ابر بادل | برسنے لگا آب رحمت چمن چمن

دوہرہ

چو بولہ حمد — دہو کر دودھ اور قند سے اپنی تلخ زبان / شیرین اور فرہاد کا قصہ کرون بیان — بار ستعالی کا

قصہ کرون بیان قلم کا تیشہ آج اوٹھاتا ہون | نہر کھودنے کو شیرین کی کوہ ستون پر جاتا ہون

بتا دی سنگ تراشی کی چھیڑ چھاڑ مجھے
دکھا دی راہ تو اپنے کرم کی آڑ مجھے
دکھایا وحشت دل نے نیا اوجاڑ مجھے
نظر پڑے ہے یہ مضمون لگا اک پہاڑ مجھے

تیرے بھروسے سے داتا اوس بت کی چاہ میں پہچان | زہر یار کا دیا ہوا میٹھے کے لالچ کھاتا ہون

غزل

زبان پہ حمد کا جاری ترا فسانہ ہے
مجھے یہ طبع کے تیشہ کو آزمانا ہے
مدد دے تو مری طبع رسا کو یا مولےٰ
نہ تلخ عمر الٰہی ہو درد و محنت مین
گناہگار نہ ہو جھوٹ بولکے یا دل
جو تو ہے دوست تو کیا غم عدو زمانہ ہے
کہ نہر کھود کے کوہ ستون سی لانا ہے
کہ سوی کوہ مضامین قلم روانہ ہے
کہ زندگی کا زمانے مین کیا ٹھکانا ہے
خدا کے روبرو محشر مین منہ دکھانا ہے

آغاز داستان عرض کرنا وزیر کا حال ملک یمن کا بادشاہ اپنے سے

دوہرہ

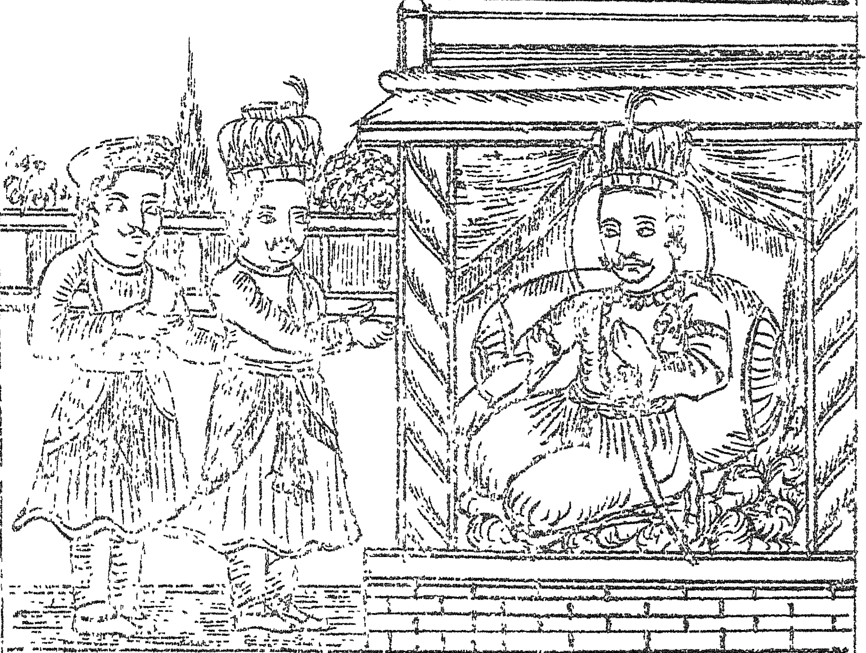
وزیر کا — شاہ کے آگے عزت ہو اور جان کی ملے نجات / جان بخشی ہو گر مری تو عرض کرون اک بات — بادشاہ سے

عرض کرون اک بات جو ملک یمن کی شہزادی ہے
کہ شاہا جی صورت و رشتہ مین نہین اوسکی ثانی
تمام ملک آباد ہے اوسکا نہین کوئی فریادی ہے
آپ ہی راج ہے تنہا کرتی جہان تلک آبادی ہے
اگر بیان کرون مین اوسکا تو ہو طول کہانی
آپ حکومت کرتی ہے اور کرتی نہین وہ شادی ہے

دادرہ وزیر کا

پاؤن شاہا جی جان کی نجات خبر سناؤن پیاری

ایرمن کا ملک ایک عجب طرف ہی عورت کی فوج سب لشکر مین اوسکے حکم بن نہین کوئی بادل کا جگ مین	آل عورت ہی کرتی وزارت آگی حکومت سدا ہی وہی عورت ہین پیا کا اور سوار گھوڑہ کی کرتی سدا مہر و ماہ ناچ عورت تیری ہاتھ رکھی تو لاج ہماری



دوہرہ

جواب دینا	ای وزیر تیری بات کو کیونکر جیوت سکا یقین ہمنے سنا نہین آج تک ایسا ملک کہین	بادشاہ کا وزیر کو

ایسا ملک کہین نہین جہین کرین عورتین راج شاہون کی اوڑھنی کہین اوڑھی ہی سر آج جیا دربار کی حکومت ہی شاہون کی لاج کی نام بتا کیا اوسکا ہے کسکی بیٹی کہلاتی ہے	خبر حکومت ملی ہی سکی جو ہین صاحب تاج مالک کہان یہ عورت ہی وہ تخت تاج کی قابل چھپنے کے ہی تیری بات آج کی بات یہ ہی دیوانونکی [illegible] ہم نہین سمجھ آتی ہی

دوہرہ

جواب دینا	شیرین اوسکا نام ہے وہ عورت حور اوسکے محل کی باندیان پریان ہین مشہور	وزیر کا خسرو کو

پریان ہیں یا مشہور یہی بن پری کی وہ کہلاتی ہین ‖ راجہ اندر کی پریان گھر اوسکے ناچتی گاتی ہین
خدا کا فضل ہے پیرونکا اوسپہ سایا ہے ‖ کھلونا پریون کا رب نے اوسے بنایا ہے
کسی نے حسن ہمائیں نہ ایسا پایا ہے ‖ کہ آفتاب نے دیکھا اوسکو رشک کھایا ہے
لیلی اور زلیخا آکر اوسکو نذر دکھاتی ہین ‖ اندراسن کی پریان آکر اوسکے پانون دباتی ہین

دوہرہ

بادشاہ کا وزیر کو	شیرین سے کہ حسن ہے ایک جہان ہی مانند وہ جو رشک قمر ہی تو مین بھی ہون اسکی مانند	جواب دینا

مین بھی ہون اک چاند بادشہ شب مین پہونچا ہون ‖ سایہ میرا [illegible] دیکھے پری کے گھر کی آتی ہین
وہ ماہ مین ہون کہ خورشید منہ چھپاتا ہے ‖ سلیمان تخت سے کیا [illegible] اوٹھاتا ہے
ہمارے آگے تو شیرین کا ذکر لاتا ہے ‖ عجب ہے ذرہ کو خورشید تو بناتا ہے
دیکھ ہماری صورت کو سب حور و ملک شرماتی ہین ‖ نذر دکھانے کو میری جنت کے میوے لاتے ہین

لاونی بادشاہ کی

تیرہ دیتا کیا شیرین کی شان ‖ ارے عاقل مت ہو نادان
زلیخا سے وہ ستاہان + تو مین بھی ہون یوسف کنعان ‖ ارے جو وہ مست ہی نادان + تو مین ہون انا باایمان

دوہرہ

وہ گلی مین مجنون ہون کچھ فرق نہیں نہار ‖ وہ شیدا میری ہوگی مین اوسکا عاشق زار
خدا مجھکو اوسکو ست جان ‖ ارے عاقل مت ہو نادان
دمن وہ گل مین عاشق زار + اگر ہون شیدا اور ہزار ‖ ارے نادان ہمت مت ہار + شکاری ہین میر اوسکا

دوہرہ

روز ازل سے جوڑا میرا بنا دیا کرتار ‖ رام غلام اور کلو گا وہین دونی ہو بہار
جگ مین دشمن جیتا میدان ‖ ارے عاقل مت ہو نادان

وزیر کا بادشاہ کو	سچ ہے میرا فرض یہ کہیں نہیں خلاف اگر جھوٹ ہو بادشہ خطا کیجے معاف	جواب دینا

خطا نہ تجھے معاف وار پر تو مجھکو کھپوا دینا	جھوٹ بولنے کی مجھکو دربار مین خوب سزا دینا
پریون مین اوسکے حسن کی اک دھوم دھام ہے	یوسف کی طرح اوسکا زمانہ غلام ہے
ہر اوسکی نازکی کا سنا جیسے نام ہے	شادی کو بادشاہون کا آتا پیام ہے
سچی ہو جو خبر مری انعام مجھے دلوا دینا	اور جھوٹا ہو جو قول میرا تو سولی دیکے مٹا دینا

لاونی وزیر کی

بادشہ میرا کہنا مان	وہ شہزادی ہے پری سمان
زمانہ مین ہے غیرت حور + برستا ہے چہرہ سے نور	پری ہے ملکون مین مشہور + جھوٹ نہین کہتا تیری حضور

دوہرہ

بوٹا سا قد گلبدن اور نازک اندام	بیاہ نہین کرتی ہے اپنا شیرین اوسکا نام
ابھی ہے لڑکیان کی آن	وہ شہزادی ہے پری سمان
دیوانی اوسپر صد ہا شاہ + نہیں کچھ شادی کی چاہ	کسی پر کرتی نہین نگاہ + ہزارون اسکے غم مین تباہ

دوہرہ

ملکون مین اوسکے حسن کی مچی ہے شاہا دھوم	بادل کے مضمون نرالے لوگونکو معلوم
بھاگے دشمن ہوکر حیران	وہ شہزادی ہے پری سمان

دوہرہ

سوال بادشاہ کا	تاب تحمل کی نہین دل کو میرے وزیر تیری باتون نے کیا کیسا مجھے اسیر	وزیر سے

دل پھنس گیا عشق کے پھندے مین لو نیند گئی آرام گیا	تڑپ رہا دم سینے مین اب صبح گیا یا شام گیا
اے وزیر اوس ملک کی اوپر لیکر فوج مین چڑھ جاؤنگا	لڑ بھڑ کر اوس ماہ لقا کو اپنے بس مین لاؤن
بنا کے اوس ماہ لقا کو گھر بیٹھے کیا پاؤنگا	جان لبون پر آجاویگی گھل گھل کر مر جاؤنگا

دادرہ بادشاہ کا

کہی تاب رہے تونے کیسی بات دل کو ہوئی بیقراری

دیکھے بنا پڑا تیر نگہ کا میرے پیاری رہی کب کٹنے کی رات زخم جگر لگا کاری

سنتے ہی جسکے لبون پر دم آیا
ملنے کی اوسکو تدبیر بتا دے

میرے نائب رے کیونکر ہو حیات
کہے بادل رے یا پیچل توسات

اتنی تھی زیست ہماری
جو ہووے رائے تمہاری

دوہرہ

جواب وزیر کا بادشاہ سے

فوجکو عورت پر چڑھا کر ہو شہا نہ حقیر
اگر لڑائی ہر گئی تو بگڑ گئی تقدیر

بگڑ گئی تقدیر بھاگنا پھر دو بھر ہو جاویگا
نام باپ مین اپنے خسرو ناحق داغ لگاویگا

جو فوج اونسے چڑھاتی ہین وہ اچھا کی ہین
تمہارے بخت زبون اندنو مین جاگے ہین

سپاہی وہ ہین جو سورونکی ہوتے آگے ہین
یہ وہ بھگوڑے ہین جو عورتو سے بھاگے ہین

بات بگڑ جاویگی شاہا تخت اور تاج گنوا دیگا
خبر سنے گا جو کوئی راجہ وہ تجھپر چڑھ آوے گا

غزل

یہان پر نہین فوج کا کام ہے
کہ شاہون مین تیرا بڑا نام ہے

کہ زن روبرو مرد کے ہین حقیر
یہان لڑنا مردون کا کیا کام ہے

شہا ان سے لڑکر تو حرمت نہ کھو
خراب اس تردد کا انجام ہے

غلامی مین تیرے شہنشاہ چین
تہلکا پڑا روم سے شام ہے

اسی سے تو اس قدر مائل نہو
نہ انکار اسکا نہ پیغام ہے

دوہرہ

جواب بادشاہ کا وزیر سے

میری رائے اچھی نہین تو ہی بتا وزیر
جس سے وہ شیرین ملے کر ایسی تدبیر

کر ایسی تدبیر جو تونے دلمین اپنے ٹھانی ہو
محل ہو میرا اور مین ہون بیٹھی شیرین جانی ہو

بغیر اوسکے زیس مجھکو بیقراری ہے
جگر مین درد ہے اور لب پہ آہ و زاری ہے

سنی ہے جبسے خبر اوسکی انتظاری ہے
اب اوسکے غم سے خرابی مین جان ہماری ہے

بلوا دے اوسکو کسی طرح سے جو صورت آسانی ہو
اور بتا دے راہ مجھے وجہ مجھکو بتلانی ہو

غزل زبانی بادشاہ کے

سنا او سکا جادو بھرا نام ہے
پینا کھچوا دون تصویر اپنی تجھے
تجارت کے بہانے سے جا تو وہان
مرقع کو بہر صورت دکہانا اوسے
اگر پڑ گیا میری الفت کا جال

تو اب بہین دل کو نہ آرام ہے
کہ یہ مشورہ نیک انجام ہے
یہ تصویر اوسکے لیے دام ہے
یہی زامہ ہے اور یہ پیغام ہے
پکڑ لانا پھر کیا بڑا کام ہے

دوہرہ

جواب وزیر کا — ملا مصور چین کا جسکا نہو نظیر
کھچوا دے اوس سے مجھے تو اپنی تصویر — بادشاہ سے

تو اپنی تصویر مجھے جو اوسکو جا کر دکھلاؤن
کر شاہا جی بہروا دے مجھے مال جواہر موتی
جی مین ہے وان جا کر اب مین جال مکر کا پھیلاؤن

اس حیلے سے وطن مین اوسکے سوداگر بنکر جاؤن
شال دوشالے نئے تجارت جس سے ہے ہوتی
دکھلا کر تصویر تیری اوسکو اپنے دہم مین لاؤن

دوہرہ

جواب خسرو کا — جواہرات ہر قسم کا گھر ہے یا وزیر
لیجا جو درکار ہو تجہکو مال وزیر — وزیر سے

مال تجارت کا وہ بھر جو ملتا نہو زمانے مین
وزیر رے لیجا میری تصویر جو یہ ہے کھچوائی
تیری تدبیر کا جبدم اگر لگا نشانے مین

ہر اک طرح کی رقم بھری ہی میرے توشہ خانہ مین
وزیر سے گر دیکھ کر اسکو طبیعت اوسکی آئی
چال جو تیری چل گئی تو بازی جیت لی اسی بہانہ مین

روانہ ہونا وزیر کا ملبباس سوداگری ارمن کو

دوہرہ — حسب اجازت شاہ کے توشہ خانہ کھول
گھوڑے لیے ایران کے جواہرات انمول — وزیر کا

جواہرات انمول لیا اور شالونکی بدی بھر لی
داتا جی سوداگر بن چلا جہاز اپنا بھر کے
وضع وزارت کی بدلی اک کوٹھی وہان کرا لی

خسرو کی تصویر آئینہ کے صندوقچہ مین دہر لی
کہ داتا جی ٹھہرا ملک ارمن مین شیرین کے آکے
دہوکا دینے کو شیرین کے تدبیر اک ایسی کر لی



خبر کرنا ہرکارہ کا شہزادی کو آنے سوداگر کے

دوہرہ زبانی	اے شہزادی ہوا [illegible] مال تجارت کا بھر کے آیا اک [illegible]	ہرکارہ کا [illegible]

آیا اک تجار مال ہر طرح کا بھر کر لایا ہے شہزادی کی ارمن مین کوٹھی لی ہے اور [illegible] قدرت اوس خالق کی [illegible]	نام ترا سوداگر سنکر [illegible] شہزادی ری سنکے اوسکو جا [illegible] [illegible] ادکی [illegible] کسی نے پار [illegible]

طلب کرنا شیرین کا سوداگر کو اپنی وزیرزادی سے [illegible]

دوہرہ زبانی	اے وزیرزادی مری [illegible] شہر مین جا [illegible] سوداگر کو لا	[illegible]

سوداگر کو جاکر لا جو مال تجارت لایا ہے کہ سناری سوداگر کہ یہان [illegible] میرے ملک ارمن مین جسنے اپنا شور مچایا ہے	[illegible] ملک مین عجب [illegible] کہ سناری بابے ہمراہ [illegible] ہے سوداگر کوئی بڑا [illegible] پایا ہے

آنا شیرین کا وزیرزادی کا پاس سوداگر کے

دوہرہ	کی اوسنے جا وہ بھری وہان جا کر تقریر اوترا تھا وہ جس جگہ تاجر بنا وزیر	وزیرزادی [illegible]

سوداگر کس شہر کے ہو تم کون دیس سے آئے ہو
سوداگر سے شہزادی نے تجھے طلب کیا کر طیاری
ہو مشتاق پر ملے کے ہین سے تمکو خوب کمائی ہو

مال تجارت کا بھر کر جو میرے شہر مین لائے ہو
سوداگر سے مال بکیگا نفع تجھے ہوگا بھاری
پاؤ گے تم نفع یہان جو ساری عمر نپائی ہو



دوہرہ

جواب سوداگر کا

اوس شہزادی کو تری کیا شئے ہی درکار
بلواتی ہے جو مجھے آج سر دربار

وزیرزادی کو

آج سر دربار ہے مجھکو جو شہزادی بلواتی
کہہ پیاری ری تبلادے وہ جنس جسے مین لیکر جاؤن
تو وزیرزادی ہے اوسکو بات مین سمجھاتی

ہیرا موتی نیلم لیگی یا لیگی گھوڑا ہاتھی
کہہ پیاری ری ایسی تبادے بات جو قیمت زیادہ پاؤن
کبھی نہین مین ادھر کو آیا راہ نہین کیون بتلاتی

دوہرہ

جواب وزیرزادیکا

سوداگر میرے ساتھ چل لیکر اپنا مال
لایا جو ایران سے ہیرا موتی لعل

سوداگر سے

ہیرا موتی لال جواہر سب تیرا بک جاوے گا
قیمت سے بھی سوا تجھے مین قیمت خوب لادونگی
حرمت سے شہزادی سے مین جا کر تجھے ملادونگی

جو پسند آویگا اوسکی قیمت دونی پاویگا
اور شیرین کے آگے تیری عزت خوب بڑھادونگی
جتنے ہین سوداگر اونچے اونکا سیٹھہ بنادونگی

جو تو میرے ساتھ چلیگا اپنا مزہ اوٹھا دیگا | گھر مین بیٹھا عیش کریگا اور عمر بھر کھاوے گا

جانا سوداگر کا ہمراہ وزیرزادی دربار شہزادی مین

اب جو تو کہتی ہی تو چلتا ہون ساتھ
مال اور صندوق کو لیکر ہاتھون ہاتھ

لیکر ہاتھون ہاتھ وہ سارا مال تجارت کا بھاری
صورت مین اک امیر تھا خوش رو جوان تھا
دربان جو کہ ڈیوڑھی پہ اہل مکان تھا
روک کے دروازے پر اوسکو بہت سی کی خاطرداری

شیرین کے دربار مین آیا جہان تھے حاضر درباری
انداز اور طرز وزیرون کی شان تھا
شیرین کے حکم کا نہین اوسکو گمان تھا
بیٹھا کے کرسی پر اوسکو حاضر کی نعمت ساری

عرض کرنا نسترن بو کا شیرین سے حال حاضر لانے سوداگر کا

بیٹھی ہو دربار مین کیون تو چہرہ کیے اوداس
جسکو تھا بلوایا تو نے اوسے ہون لائی پاس

اوسے ہون لائی پاس جسے تو نے بلوایا ہے
صورت مین خوبرو ہے نیک سیرت امیر ہے
یوسف ہی اپنے حسن کا یا بینظیر ہے
خریدے سوداگر سے جو تو نے مال منگایا ہے

مال تجارت کا بھر کر ایران سے جو یان لایا ہے
شاید کسی وہ شاہ کے گھر کا وزیر ہے
لیکن کسی کے دام بلا کا اسیر ہے
ملکون ملکون تجھے پوچھتا تیرے شہر مین آیا ہے

طلب کرنا شہزادی کا سوداگر کو آگے اپنے

دوہرہ	لا اوسکو میرے روبرو جسکو لائی ساتھ بھر لایا ہے مال جو بیچے میرے ہاتھ	شہزادیکا

بیچے میرے ہاتھ جنس سب عمدہ عمدہ دکھلادے
کہ بہناری جلد حاضر کر اوسے بہی سیدھ ہماری
باہر بیٹھا کہان ہے وہ کہدے میرے آگے آوے

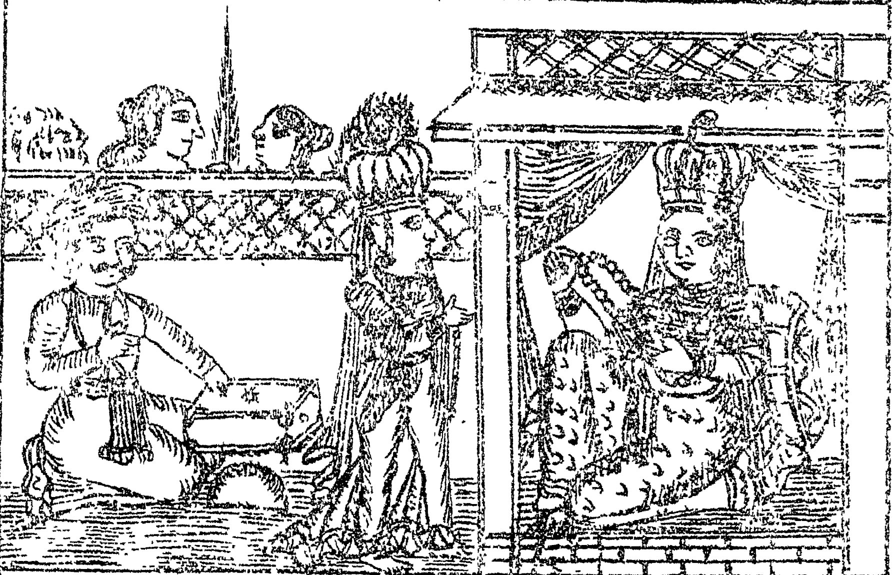
جو تو شیخانے نہین دیوے قیمت اوسکی لیجاوے
کہ بہناری دلوا دونگی اوسے مین قیمت بھاری
مال دکھاوے قیمت پاوے ذرا نہین دہشت کھاوے

حاضر لانا وزیرزادیکا سوداگر کو آگے شہزادی کے

دوہرہ	حسب اجازت آپکے ایا دہ خوشحال	جو لایا ایران سے یہان بیچنے مال	وزیرزادیکا

مال بیچنے کو اپنا یہ سوداگر لایا ہے
شہزادی پری نیلے پیلے [illegible] بھا اگر تیرے من بھاوے
تو تم ترا [illegible] سے رنج و الم اوٹھایا ہے

آگے تیرے حاضر ہے بڑی دور سے آیا ہے
شہزادی پری خوشی سے [illegible] امید پر آوے
داتا کا اب ہوا کرم جو تجھ سے آ کر ملایا ہے



دوہرہ

سوال کر شیرین کا سوداگر سے

مال تجارت کا دکھا کر قیمت صاف بتا
جس کے کارن تجہ اپنا چھوڑا ملک ایران

[illegible] ملیں اب امید تیری بر آئی ہے
[illegible] پیا صندوق آج رو برو [illegible]
[illegible] گھر گھر [illegible] بتلائی ہے

تیرے دربار میں تجکو قسمت تیری لائی ہے
سوداگر سے پوچھے [illegible] دل مطلب تیرے ستار
گلی گلی اور کوچے کوچے پھرتی دری دوہائی ہے

دوہرہ شیرین کا

[illegible] ٹھری دکھاوے رے اولاد [illegible]

دکھیوں ایران سے کیا کیا لایا
کھلوائے موتی کی لڑیاں ہیں [illegible]
راج علامہ اور [illegible] واس کہیں

مت [illegible] تو چھپا کر اولاسے [illegible]
ڈبا کھول دکھا رے اولاد [illegible]
کوئی ٹھری ستار کر اولانیوالے

دوہرہ

جواب شیرین کا

لال بدخشان کے جو کہلاتے موتی ماہ منیر
اور چھپائے جھلکی دکھلا خسرو کی تصویر

سوداگر کا

خسرو کی تصویر چھپالی اور ہیرا اک شیشہ دکھلائی — جو پسند آئے جواہر سکے قیمت پوچھی بتلائی
جھلکی دکھلا کے رکھ لی جو تصویر شاہ کی — شیرین کی اس چھلاوے نے قسمت تباہ کی
گو شکل تک نہ دیکھی تھی اوس شاہ کی — دل کھا گیا تھا چوٹ پہ تیر نگاہ کی
تیر نگہ کا دل پہ لگا اور عشق کی تھی برچھی کھائی — لگا تیر گئے دم سینے میں اور لبوں پر جان آئی

داورہ گانا سوداگر کا

اری شاہزادی جو چاہے وہ لے
پاس ہمارے ہیرا موتی — ہیرا اک نقلی دکھا دی جو چاہے لے
سارے بچھیرے کا ایران کے لایا — تجھے قیمت بتا دی جو چاہے لے
ٹکا کلو کے بل بل جاؤں — جن جن پہ سکھا دی جو چاہے لے

دوہرہ

جواب شیرین کا

ہیرے موتی لال سے مجھکو ہوئی کیا غرض
چھپالی تو نے سچ بتا ایسی ہے کیا چیز

سوداگر سے

ایسی ہے کیا چیز بتا جو جان سے مجھکو پیاری ہے — ہیرا موتی لعل دکھایا اوسکی پردہ داری ہے
مشتاق ہو رہے ہیں ہم اوس مثال کے — سبھا رہا ہے کیوں مجھے باتوں میں ٹال کے
پردے کے اوٹھین جو اوسے دیکھ بھال کے — تو نے چھپالی اب میرے آگے نکال کے
کیا ہم دے نہیں سکتے قیمت ایسی اوسکی بھاری ہے — قابو میں دل نہیں تاب نہیں اب جان ہاری ہے

غزل مستزاد

مجھکو دکھلا نہیں اوس شے کے کرا نکار نہیں جو رکھی تو نے چھپا — تیری اوس مال کے ہم ایسے خریدار نہیں جو چھپاتا ہے بھلا
دیکھکر اوسکی میں صورت کبھی بیدو نگی تجھے جھوٹا ہے جانے مجھے — لونگی ہوائی یہ تیری سیر بازار نہیں تم یہ بد ہو گا مرا
ان تری باتوں کا ہوتا ہے مجھے بسکہ ملال یہ سب خاک کو دا — میری ارشاد کا کچھ پاس یہ زنہار نہیں اب مجھے لیے دان کہا

عرض کرتا ہے یہ بادل کھڑا اب بہر عفو تقصیرات | قابل عفو خطا گو یہ گنہگار نہیں رحم کر مجھ پہ خدا

دوہرہ

جواب سوداگر کا | شہزادی کیا عرض کروں کہنے کی نہیں بات
ہے وہ امانت غیر کی میری جان کے ساتھ | شاہزادی سے

میری جان کے ساتھ امانت ہے نہ خیانت سکھلاؤ | مجرم ہو جاؤنگا شہ کا بات نہ یہ لب پر لاؤ
خیانتی ہوں جو میں غیر کی امانت میں | تو فرق ہوگا مری بات اور دیانت میں
اب آ گیا ہے پری کیا تری اہانت میں | بلا میں ڈالتی ہے جو مجھے ضمانت میں
شامت میری یہاں لائی تصویر جو یہ آگے آئی | چیز دکھائی جو تجھکو لی اوسی نے جو من بھائی

غزل

شاہزادی تو ہوا اوسکی طلبگار نہیں نہیں بال برا | غیر کی جنس ہے کچھ بندہ ہی مختار نہیں کیوں تو ہوتی ہے خفا
جسکی تصویر ہے وہ شخص ہے اک ماہ منیر ہی نہیں جسکا نظیر | کون دنیا میں ہے جو اوسکا خریدار نہیں ہے وہ اک ماہ لقا
اوسکے نظارہ کو حوران ارم آتی ہیں پیچ و غم کھاتی ہیں | پیدا اس شکل کا یوسف ہوا زنہار نہیں آن لے پیر کہا
ہمسری اوسکی نہیں کرتی ہے پانکی پری کیسی ہی جلوہ گری | اب بلا میں تو پڑا اس عشق کی زنہار نہیں آن لے پیر کہا
رہ تو بادل سدا خوف قیامت سے اہل ہنگی اور سوال | اپنی امید شفاعت میں تو جی ہار نہیں بخشد یوگا خدا

دوہرہ

جواب شیرین کا | بات بنا مت بہت سے جلدی ٹھری کھول
دکھا دے وہ صورت مجھے جو چاہے لے مول | سوداگر سے

جو چاہو لے مول عبث یہ باتیں جھوٹ بناتا ہے | دکھا کے کوئی بھی سوداگر اپنا مال چھپاتا ہے
سوداگر سے جی میں جچتا مگر جو تو مانگیگا دونگی | سوداگر سے جسصورت سے بنے گا وہ تجھے لونگی
جیسے دیکھی جھلک تو اوسکی چین مجھے نہیں آتا ہے | بات بناتا ہے تو اور دم میرا نکلا جاتا ہے

دوہرہ

جواب سوداگر | اوسکے دیکھنے کی تجھے ناحق ہے امید
خطا وار ہو جاؤنگا ظاہر کرکے بھید | شیرین سے

ظاہر کر کے بھید شاہ کا مین مجرم ہو جاؤنگا
شہزادی رتنا غیر کی ہے وہ چیز امانت پاس ہمارے
اگر پسند آگئی تمھارے کہا تو پھر یہ لاؤن گا

کھل گیا حال اگر یہ شہ کو کیا منہ جا دکھلاؤنگا
شہزادی ری بار بار کر رہا عرض مین آگے تمھارے
اور دکھائیکو شہ کے تصویر کہان سے پاؤنگا

دادرہ گانا سوداگر کا

کیسی صورت سما گئی تیری نظرون مین

جو تو دیوانی سی پھرتی محل مین
بنتی ہماری تو مانت نہین ہے
بلا کلو کے بجن سن دیوانی

کسکی سوہنی لبھا گئی تیری نظرون مین
ایسی جیتون سما گئی تیری نظرون مین
کون سیرت دکھا گئی تیری نظرون مین

دوہرہ

جواب شیرین کا

او سوداگر لا اوسے باتین نئی بناؤ
تونے چھپایا ہی جسے وہ شئے مجھے دکھاؤ

سوداگر سے

وہ شئے تو دکھلا دے مجھکو جو کہ تجھکو پیاری ہی
سوداگر سے مانگے گا انگشتری اگر تو کہا ہمارا
اوسکو دیکھنے کی خاطر بیچین اب جان ہماری ہے

بار بار مین کہتی ہون تیری انکھینسے مت ماری ہے
سوداگر رے سیلونگی مین ابھی مال یہ تیرا سارا
ہم بھی دیکھین اوس تصویر کی قیمت کیسی بھاری ہے

دادرہ شیرین کا

تجھے کسنے بلایا ہے میری نگری مین

مال تجارت کا تو بھر کر لایا
جو جو سوداگر اس ارمن مین آیا
جو تو کہے یہ میری نہین ہے
ملو شاہ کے چرنون یہ گر جا

کیون تجھے چھپایا ہی میری نگری مین
یہ منافع اوٹھایا ہی میری نگری مین
کیون مجھکو دکھایا ہی میری نگری مین
کیا جی مین سمایا ہی میری نگری مین

تصویر دکھانا بادشاہ کی سوداگر کا شیرین کو

دوہرہ

نکال کر صندوق سے صورت ماہ منیر
شیرین کے آگے رکھی خسرو کی تصویر

زبانی سوداگر

تصویر کو دیکھ [illegible] شیرین [illegible] / نہ تنگر وہ خوشحال ہوئی فرقت مین بیتاب ہوئی

[illegible] / پہونچی نوبت [illegible] جان تلک گھائل کر گئی جھلک

[illegible] دکھلائی / [illegible] اپنی [illegible] پائی

دوہرہ

سوال شیرین کا

کسکی یہ تصویر ہے مجھکو بتا شتاب
جسکو دیکھ سے میرا دل ہے بیتاب

سوداگر سے

دل میرا بیتاب ہوا [illegible] دیکھا جب ہوا / دل چل چل مشکل کیا ہے ہوا کیسا یہ نقشہ شراب ہوا

جسکا یہ [illegible] نام [illegible] کیا [illegible] پایا / یہ لڑکا ہے کسکا جایا کس ملک کا حاکم کہلایا

بتا دے اوسکا نام [illegible] جسکی تصویر [illegible] / کسی بادشاہ نے پایا یہ تصویر پری کی چھپائی ہے

غزل

کس پری زاد کی تصویر دکھائی تو نے / آدمی زاد پری کیسی بنائی تو نے

کس نگاری کے مرقع کا دکھایا عالم / مجھ سے اوڑتی ہوئی چڑیا جو پھنسائی تو نے

کس شہ دار کی جھلکی سی دکھا کر مجھکو / عشق کی آگ مرے تن مین لگائی تو نے

ایک صورت [illegible] دکھا کر تصویر / شکل اب جسکی دکھا کر ہے چھپائی تو نے

جانور کی [illegible] / کیون یہ تصویر دو رنگ بنائی تو نے

دوہرہ

ہرمز بن نوشیروان والی ملک ایران
یہ اوسکا فرزند ہے عجب خدا کی شان

عجب اک شان شاہ نوجوان لڑکا پیارا ہی / جدا چھوڑنا باپ کو اوسکا دم بھر نہین گوارا ہے

جہان کے سارے حسینون مین لاجواب ہی / قمر کو تاب نہین رشک آفتاب ہی

بہار حسن مین اک موسم شباب ہی / ہزار پھولون مین گویا گل گلاب ہی

اک عالم کو جان سے بڑھکر لڑکا یہی پیارا ہے / باپ کی جان اور ماں کی آنکھ کی پتلی کا وہ تارا ہے

غزل

باغ ہستی میں نہیں ہے ایسا قد شمشاد کہیں
تونے اس شکل کا دیکھا ہے پری زاد کہیں

دیکھ مت سہر خدا رشک پری وہ تصویر
ڈر ہے ہو جائے نہ تو عشق میں برباد کہیں

تیرے صدقے ترے قربان مری شہزادی
نام اوسکا نہ کبھی بھولیے سوکر یاد کہیں

ارے سودا نہ تجھے زلف کا اوسکی ہوجائے
نہیں دیوانے کی سنتا کوئی فریاد کہیں

سچ ہے اب شاد ہو یا دل کی سخنگوئی پر
اب لیگا تجھے [illegible] سا استاد کہیں

دوہرہ

جواب شیرین کا — سوداگر سے

خسرو کی تصویر یہ مت کہہ اے ناداں
جھوٹ بولتا روبرو نہیں ہے خوف جان

نہیں ہے خوف جان پر تیرا اونکو انسان بتلاتا
جھوٹ بولتا میرے آگے ذرا نہیں شرماتا

سوداگر سے تو نے مجھے یہ جس صورت کا دکھایا
سوداگر سے یوسف نے بھی حسن کہاں ایسا پایا

دھوکا دیتا مجھے ہے تو نہیں حرکت سے باز آتا ہے
چالیں چلتا میرے روبرو تو نہیں سمجھاتا

دوہرہ

جواب سوداگر کا — شیرین سے

اوسکی یہ تصویر ہے جھوٹ نہ اسکو جان
دنیا میں اس شکل کا دیکھا نہیں جوان

دیکھا نہیں جوان کسی نے ایسا کہیں حسینوں میں
قدرت نے بوٹا گل سا بدن تمثیل ہے ماہ جبینوں میں

شہزادی ری پری اوسکو پاے اگر اپنا تو بن جاوے
شہزادی تیری قسمت کہاں کہ جو اوسکو پاے

گلاب اور کیوڑے کی خوشبو آتی اوسکے پسینے میں
جہاں پہ قطرہ ٹپکے جاتی بو ہے لئی [illegible] میں

دادرہ سوداگر کا

یہ دشمن میرا شہزادی نہیں کیونکر کروں قرار

جسکی یہ تصویر ہے وہ والی تخت و تاج
آج ہے وہ ایران کا مالک ور دور تک تاج

لاکھوں پیادے اور سوار

خدمت کرلو شہزادی اسمیں میرے ساتھ
کہانے دونگا مالک جیسے تو کہیلا کرتا

کرونگا پھر کیسے انکار

یہ تصویر امانت تھی اُسی سوداگر کے پاس	کروں نہ خیانت کیونکہ اسکو جو تو ہووی دو دن

ذرا تو دل میں سوچ بچار

سمجھ ہا ہا ای پر کیا بات کچھ ہم سے ہو رکتا نہ نا	جس اچھے میں اگن پڑی ہو لیجیو کر سیر

سمجھ تو دل میں سمجھدار

حکم دینا شیرین کا وزیرزادی کو واسطے لانے تصویر خسرو کے

دوہرہ	او وزیرزادی جیرکیا سے آپنے تقصیر رکھی ہے سب سے بہتر محل میں خسرو کی تصویر	شیرین کا

خسرو کی تصویر کو اس تصویر کے ساتھ ملاؤنگی کہ ہماری اچرج کی بات ہم دل ترپا جاتا کر اسکی تدبیر نہیں ہیں اپنی جان گنواؤنگی	سوداگر جو پیچ کہتا ہے جھوٹا اسے بناؤنگی کہ ہماری من میں پیچ راج پاٹ پر لات مارکر اب جوگن بن جاؤنگی

اوٹھا لانا وزیرزادی کا تصویر کو بموجب حکم کے

دوہرہ	دیکھہ تو بہنا سے یہی صورت شاہ منیر نقشہ میں یکرنگ ہیں یہ دونوں تصویر	شیرین کا

ایک کی دو تصویریں ہیں یہ روشن ہیں ماہ منیر ہیں ابرو نہیں وہ شمشیر ہیں یہ زلفیں نہیں ہیں زنجیر ہیں دل قابو میں کچھ شہزادی تو ایسی بیتابی سے نہ ہو	ڈھنگ انکے بے نظیر ہیں یہ ایک رخ کی دو تصویریں جنجل نینان میں شیر ہیں یہ کیسی خدا ملاویگا تجھے بس اب تو جا کر خواب

سوداگر
وزیرزادی
شیرین

دوہرہ

جواب شیرین کا

دن کٹتا نہیں اوس بنا کیسے کٹیگی رین
جبسے وہ تصویر دیکھہ لی نہیں ہی دل کو چین

سوداگر سے

دلکو میرے نہیں چین اکدم کیا تو ذیہ کیسا مجھپر ستم — بیاکل سن گھبرا ہی ہر دم دیوانی سی ہتی ہوں ہر دم
تو دکھا دے مجھے لعل کے قدم ہر کیسا وہ جان عالم — تدبیر بتا تجھے میری قسم ہوں کیونکر ہم یکجا بہم
تو اوس سے ملا دیگا مجھکو عزت میری بڑھہ جاویگی — جان تجھا در کرے گے نہیں تو شہزادی مرجاویگی

دادرہ شیرین کا

رین کیسے کٹے گی موری

جبسے تصویر نظر میں آئی ارے تن من ہو گیا ہو ری — لاج کی چینتا ہی نہیں مجھکو پڑی پر ہیں بین مجھکو ری
کنکو گردھاری کرینگے دادرے — سارے بھاگ بدھک چوری چوری

دوہرہ

دوہرہ

فوج جمع کر ملک کی پیادے اور سوار
چڑھ چل اوسکے ملک پہ پکڑ ہاتھہ تلوار

وزیرزادی کا

پکڑ ہاتھہ تلوار ساتھہ لے نگہ کے ترکش داروں کو — پریوں کے جوڑے ہیں تیرے اونکو اور سواروں کو
شہزادی ری لڑ تو چلکر وہاں الفت کی لڑائی — شہزادی ری گر ہی لڑائی عشق کی لت دوہائی
تیر نگہ سے زخمی کرینگے اون عاشق بیچاروں کو — قتل کرینگے ناز و ادا سے ہم لاکھوں سرداروں کو

دادرہ وزیرزادی کا

شاہزادی سنت نہیں موری ری — سنت نہیں موری گئی مت توری ری
ساتھہ سکھیاں تو بریاں بنالے — اری جو ہیں گوری گوری ری
نینہ کے رنگ میں رنگا کے تو جوڑ — اری کھیل پریم کی ہوری ری
درگا ماسٹر کے چرنوں کو دھو کر — اری پی لے نہ کر جھجھوری ری

جواب شیرین کا

جو تو کہتی ہے بہن بیشا اوس سے انجان
آج تلک سیکھی نہیں محبوبی کی آن

وزیرزادی سے

مجھ بی کی آن بتا تو کسنے مجھے سوجھائی ہی
کہ بہاری ہین کیا جانون کیسے نگہ کو تیر چلائی
مجھے نہین ان جانبازون کی کچھہ معلوم لڑائی ہی

بات چھچھلے کی دلوائی کسنے مجھے سکھائی ہی
کہ بہاری کیسے دکھا کر نازو ادا کی برچھی لگائی
تو بھی کر سامان سب اسکا جو یہ راہ سکھائی ہے

دوہرہ

جواب وزیرزادیکا

آنکھون مین کراے ہین سرمہ کی تحریر
مار نگہ سے تان کر کھینچ کھینچ کے تیر

شیرین سے

کھینچ کھینچ کر تیر مارت انکے ڈھنگ نرالے ہین
کہ بہاری کٹھن ہی اسکی چوٹ زخم جسنے کہایا کاری
پاس ہمارے بارھہ دھر و مژگان کی برچھی بھالے ہین

محبوبون کے گولے ہین جو یہ جوبن سدا سے ہین
کہ بہاری دو بھر جینا ہوا جیا وہ بادشواری
ان آنکھون نے لاکھون نہال سو مین کر ڈالے ہین

دادرہ وزیرزادی کا بطور لاونی

بن کرلے سولہ سنگار
تیرے جو ہین ابرو خمدار بنا لو وہ خنجر خونخوار

لڑائی چلی خسرو کی مار
دھر سرمے کی نیئون دھار کہ ہین یہ ولایتی تلوار

دوہرہ

سہیلیان جو ساتھہ ہین تیری اونکی بھوین کمان
تیر کرینگی جگر کے پار
بال جو ہین گھونگروالے بنالے ناگ بھی بچھالے

آنکھہ لڑاتے ہی ماریگی تان تان کر بان
لڑائی چلی خسرو کی مار
جو یہ جو بن ہین سدا سے گولے بنائین توپ والے

دوہرہ

پریان ہین خدمت مین تیری ایک سے ایک کھا
اوٹھاویگا کون اونکے دار فوج بھاگیگی سب لاچار
بنا کر زلفون کی زنجیر

سمجھا دے تو اونکو مارین یہ تیشہ کی بار چلے
مار جا کر نینون سے تیر بنالے اون سبکو نخچیر
باندھ لے شکین کرلے اسیر

دوہرہ

تیر نگہ کے ماریگی تو جو گھونگھٹ کی اوٹ

چنچل ایسے نینا تیرے کرین لاکھہ مین چوٹ

سر میدان لینگی للکار رہینگے بس باقی دو چار سناتا ہین یہ گا کر گیت	ماہیا	لڑائی لینگے دم مین جیت بات کی کرمیری پرتیت یہی ہے محبوبون کی ریت
بادل تباکہین دیوانی گیا عشق اب بیٹھ منگا کر تیز رنگ صبا رفتار		ستھری اور بلبلو داس کہین تو گھر مین نت بیٹھ اری چل جلدی ہوکے سوار

روانہ ہونا شیرین کا مع فوج طرف ایران کے اور پہونچنا ایک باغ مین



دوہرہ زبانی	پہونچی فسترن بو وہان جب قریب ایران ایک سہانا سا اوسے نظر پڑا میدان	وزیرزادی کے

نظر پڑا میدان وہان پر جا اپنے خیمے ڈالے کہ داتا جی نت ہین رن گڈھ بنا موچہ باندھ بھاری پھر سے پرچے آ ہر طرف ماہر وزلف دو تا گھونگھر والے	بیتبھی ڈالے پائین کیے اور جنے پر بہالے والے کہ داتا جی ساری صفین کر درست کی لڑنے کی طیاری تا کہ کوئی ایران کا مخبر قدم نہ فوجون مین ڈالے

جا کر خبر کرنا وزیر سوداگر کا اپنے بادشاہ سے حال آمد
شیرین کا مع لشکر ایران مین

دوہرہ وزیر سے شکوہ کرنا بادشاہ کا
بیٹھا تخت پہ شاہ تو کیسے ہے سن کی بوج
کیا تھا میں جسکے لیے وہ چڑھ آئی ہے فوج
اب کیجیئے بادشاہ سے

چڑھ آئی ہے فوج ساتھ میں سب پلان ڈالی ہے
کہ شاہا جی قید ہون گے حوریں ہمدم وہاں پاینگے
چھوٹے گا وہ عشق کی چوٹیں جینے مارے کہا آئی ہے

ٹکڑے ٹکڑے ہو بلی رستے کی پڑی تگی فوج وہ لائی ہے
کہ شاہا جی پیشتر کہیں گے تن کو ل کرینگے چلیجا دینگے
داتا ہے اب کرم کیا تیری الیسے ہم بن آئی ہے

دوہرہ بادشاہ کا
حاضر ہوں میں سرکے تئیں خسرو پریاں جان
پریاں جنکو دیکھکر ہوں جی سے قربان
وزیر کا دوسرے کو

ہوں جی سے قربان نہ انکو ناز و ادا کچھ یاد رہے
وزیر سے کیا عورت کی تاب جو ہمسے نگہ ملاوے
تو جانے ہی ہمکو سدا ہم ایسی غمسے آزاد رہے

جو دیکھے پیاسا رہے لب پر جاری فریاد رہے
وزیر سے لاکھ اگر جتیں نہ کر کی پڑی کھاوے
اور سیکڑوں ات مرید ہو سوس اپنی جان سے برباد رہے

دوہرہ وزیر کا
تو کیوں اوسکے خوف سے کرتا فوج طیار
آتی وہ تنہا چلی ہوا پہ ہو کے سوار
بادشاہ سے

ہوا پہ ہو کی سوار تری حد میں جنبش آتی ہے
کہ شاہا جی لیکے صبا رفتار روک جا آگی سوار ہی
سینہ پر حد کرنیکو گنبد یاں ساتھ روا آتی ہے

تو غافل ہے پیارے شکست ساری پیا کی جاتی ہے
کہ شاہا جی دیکھکے تیرا روپ کریگی تابعداری
دل کی نرم معلوم یہ ہوتی پر کتر اک جہاں کی ہے

سوار ہونا خسرو کا مع فوج

دوہرہ
تاج زر خسرو کا دھرا سر پر لعل و ہار
تھے جسکے سر بیچ میں جڑے دُرِ شہوار
بادشاہ کا

جڑے دُرِ شہوار گلے میں ہیرونکے ڈالے مالے
کہ داتا جی جس جنگل میں پھریں ہرن سب نافہ کے لیے
سر راہ اک مکان دیکھکر رشک چمن اور گل لالہ

جھل کرنیکو چھوڑ دیے وہ بال ہر اک گھونگھروالے
کہ داتا جی پی پی رٹے پپیہا سہانی بولی بولے
زمین دیکھکر پاکیزہ سی زین پوش اوسپر ڈالا

تصویر خسرو اور وزیر کی مع فوج



ہوشیار ہونا خسرو کا آنا شیرین کا ... سے ایک باغ مین اکیلی

شیرین کا — ٹھمری

تنہا نکلی فوج سے پریون سے منہ موڑ
ٹھہری جا اک حوض پہ سب کو پیچھے چھوڑ

سکھیون سے ... چھپ کر ... حوض پہ آئی
کر دانا ... دوسرا ... جسنے ... کیا
نصیب ... ... پیاری

... کوئی پیاسا ٹھہری ہی ... ہار کی
کہ دانا جی راہ بتانیوالا بھولا اور ... آیا
تیر نشانہ پہ بیٹھا زخم جگر کھایا کاری

آنا خسرو کا سب فوج سے ... ملاقات کرنا شیرین سے

خسرو کا — ٹھمری

بھڑکا شعلہ عشق کا لگی جگر مین آگ
قسمت اب یاور ہوئی اوٹھا نصیبا جاگ

اوٹھا نصیبا جاگ حوض پر دید کا پیاسا وہ آیا
شہزادی ہری کس کی بیٹی تو دلی یہان اکیلی
کون مصیبت پڑی تجھ جو جنگل بیچ من لگایا

تیر نگہ کا تن سے نکلا چاہت نے یہ پھل کھایا
شہزادی ہی غیر کی ہمین آئی جان پہ اپنی کھیلی
راج پاٹ کسی نے چھینا جو تجھکو ویرانہ بھایا

جواب شیرین کا — **خسرو سے**

وحشت دل لائی مجھے یہان پئے شکار
او تیری اس دشت مین دیکھ کے لالہ زار

دیکھ کے لالہ زار طبیعت میری بھلی کو دانی ہے — مجھے نہیں معلوم یہاں پر کسکی پھری دہائی ہے
کس راکھشس کے قریب یہ نادر باغ ہے — جنگل یہ جسکے آگی ہو لی یہ بہار ہے
آباد قرب تخت کے گلشن بہار ہے — کیا نام تاج بخش کا ہوتا جدا ہے
تو کون اس جنگل کا یہ گھوڑی کی شہزادی ہے — مجنون ہے دیوانہ ہے یا وحشی یا سودائی ہے

دوہرہ

جواب خسرو کا — خسرو میرا نام ہے شہر کا فرزند — اک شیرین ہے کے عشق میں جی سے چھوٹے بھائی بند — شیرین سے

تصویر کی بھائی بند شیدائی کو اوسکی آیا ہون — دل کو اپنے شہزادی کی تصویر دکھا کر لایا ہون
محبوبہ بھی مجھے نہین معلوم اب اسکا جیسا کہاں ہے — محبوبہ ہی خدا جانے کہاں ڈھونڈی جان جہان
حال وسکی آنکھا جب وزیر سے سن پایا ہے — بن دیکھے بھالے سینہ پر تیر نگہ کا کھایا ہے

دوہرہ

حال — سنتے ہی اس نام کے یاد ہوئی تصویر — گھوڑے سے نیچے گری کھا کے عشق کا تیر — شیرین

کھا کے عشق کا تیر گری سر چڑھی پڑی زردی آئی — سدہ بدہ تن کی نہین رہی ناگن سی لہرائی
سوار کرکے تو ہے شاہ ایران کا خسرو نام ہے تیرا — سوار شیرین تجھی جو تو نے مین ہون یہ ہی
مالک ہون اس لشکر کی مین فوج جسکی چھائی ہے — تیرے شوق دیدار مین قسمت مجھے کھینچ لائی ہے

داورہ خسرو کا

تری الفت نے جنگل کھایا مجھے دانا نے مجھے — جب وزیر نے باتین کین تیری تخت نہیں کھایا
دلکی مراد ہمارے بر آئی تجھے جیسا شہر پایا — یا دل نے کھیلے رنگیلا دور سے آئے چلو نکو اپنی سکھا



ملاقات شیریں

نکل گیا جب تیر [illegible]
ادھر گزرا وہ شیریں ادھر [illegible]

اور خسرو کی

دونوں ہوئے شکار ستمگران ہوئی خبر جو بیابانی
[illegible] گلزار باغ چمن
[illegible]
چلے لوگ خسرو کے ادھر اور ادھر [illegible]

خسرو [illegible] شیریں کی [illegible] آئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دادرہ شیریں کو

[illegible] نینان
بس میرے دل میں بس تیں اب [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] نینان
[illegible] نینان
[illegible] نینان
[illegible] نینان

پھر [illegible] میں آنا خسرو کا اور اسکو دیکھنا شیریں کا [illegible]

دوہرا

زبانی

[illegible]
[illegible] اور [illegible] دوش

خسرو سے کہے

ملا دوش [illegible] پایا
دونوں کا اشتیاق [illegible] ہوا
ساقی [illegible] آیا شیشہ و ساغر طلب ہوا
زہرہ مشتری فلک سے [illegible]

[illegible] لایا
سینہ سے سینہ ملا کے [illegible] ہوا
ارمان جو دل میں تھا [illegible] ہوا
پھر دھوم سے شادی کی اور [illegible]

شادی ہو جانا شیریں کی ساتھ خسرو کے



آزردہ ہونا شیرین کا بسبب دیر ہو جانے آنے شیر کے

دوہرہ زبانی شیرین کے

سوا پہر سے دن چڑھا نہ آیا محل مین شیر
بیٹھی ہون اس فکر مین کیا کیجے تدبیر

کیا کیجے تدبیر نہ اپنا ملک نہ اپنا ٹھکانہ ہے
کہ داتا جی بھونک کی مارے ہوئی آنکھ سے آنسو جاری ہے
رہی یوہین گر بھونکی مین تو زیست کا کون ٹھکانا ہے

جسکی رعیت ہین یہ سب جا کر ہم اونکا بیگانہ ہے
کہ داتا جی جسکے تلے بندھی او نہین فکر ہماری ہے
دودھ کا آنا نہین جنگل سے موت کا میری آنا ہے

آنا خسرو کا محل مین شیرین کے پاس

دوہرہ زبانی خسرو کے

بیٹھی ہے کس سوچ مین بتا تو میری جان
کسی نے کچھ تجھکو کہا ذرا تو کھول زبان

ذرا تو کھول زبان بتا دی کیون جنبی سی عاری ہے
شہزادی رہی چھپا نہ میری قسم بات جو ہوی بتا دے
جھوٹ نہین کہتا ہون تجھسی جان و جگر سی پیاری ہے

آہ کے نالے مارے ہی اور آنکھ سے آنسو جاری ہے
شہزادی اٹھ اب بیچ جدا تو پردہ حیا اوٹھا دے
اور اوداسی ہو بیٹھی تیری تجھین اے جان ہماری ہے

دوہرہ

جواب شیرین کا
کہون نہین تو موت ہے اور کہتے آتی لاج
جنگل سے اب تلک نہین دودھ وہ آیا آج
خسرو سے

دودھ نہ آیا آج بھونک کے مارے جان اب جاتی ہے
شہزادی رے تجھکو فکر نہین میری کچھ نہ کھانا نہین کھایا
وہ غافل ہے مجھسے کہ جسکی شہزادی کہلاتی ہون

روتی ہون اسلیے زندگی تھوڑی نظر اب آتی ہے
شہزادی مرجاؤ تری بلا دودھ کوئی لایا نہین لایا
قسمت کو اپنی روتی ہون اور دل سمجھاتی ہون

دوہرہ

جواب خسرو کا
شہزادی اس بات پر ناحق ہوئی اداس
کہے بہادون دودھ کی نہر محل کے پاس
شہزادی سے

نہر محل کے پاس کاٹ کر کوہ ستون کے لاؤن
شہزادی ہی جو جو بکری تیری دودھ سے جنگل مین چرا ہے
ناحق تو اب کلپ رہی ہے کہان تلک مین سمجھاؤن

جہان بچھا ہے پلنگ تیرا دودھ وہان پر پہنچاؤن
شہزادی کی چراگاہ سے شیر بھی محلون مین آوے
جیسا تو فرماوے پیاری محل مین مین اپنے لاؤن





دوہرہ

سوال شیرین کا
چراگاہ سے محل تک نہر اگر بن جائے
فکر نہ کچھ کرنا پڑے گھر بیٹھے دودھ آئے
خسرو سے

گھر بیٹھے دودھ آتا تھا پانی جو میں اکیلا آن پھنسی — جبتک دودھ نہیں آتا ہے میں جی میں گھبراتی ہوں

اب نہ آیا دودھ وقت وہ آن پہنچا — اوسکے بغیر زندگی میری وبال ہے

مجھکو نہ میری بات کا نہ میرا خیال ہے — نہایت کسیکی اور یہ جسکا ملال ہے

حکم دینا خسرو کا وزیر کو واسطے بندوبست شیر کے

دوہرہ زبانی — بیٹھ گیا آرام سے دانشمند وزیر
شیرین کے لیے دودھ کی کر کوئی تدبیر — خسرو کے

اگر کوئی تدبیر نہر جنگل سے محلوں میں آوے — کاریگر جو دیکھے اوسکی صنعت پر حیرت کھاوے

وزیر بہت پتھر جو ہیں کاٹتے اونکو جلد بلا لے — وزیر سے کہو ستون کو کاٹکر دیوے نہر لگا کے

پہاڑ کاٹ کر محل کے اندر سیدھی نہر لیجا آوے — دل خوش ہو وے شیرین کا دولت جو مانگے وہ پاوے

دوہرہ

جواب دینا وزیر کا — کاریگر ایک چین میں نام اوسکا فرہاد
اس تدبیر کے کام میں بہت بڑا اوستاد — خسرو سے

بہت بڑا اوستاد ہے وہ اور اس فن میں ثانی نہ ہو — مانی اور بہزاد نے اوسکے تلمیذ یاری مانی ہو

اگر شاہا چین سے جو فرہاد یہاں بلوایا جاوے — کر شاہا جی پہاڑ کاٹ کر جلد نہر محلوں میں آوے

کاریگر ہے بڑا چین میں اور نوکر سلطانی ہے — بلا شک نہیں آویگا وہ رعیت خاقانی ہے

دوہرہ

حکم دینا خسرو کا — لکھدو تو شاہ چین کو نامہ شوق وزیر
اپنے نام دیا ہے کے مضمون کر تحریر — وزیر کو

مضمون کہ تحریر ہو اسطرح ایک لکھا جاتا ہے — کاریگر اس فن کا تمہارے ملک سے وا بلوایا جاتا

باشاہ چین کا کوئی فرہاد نام ہے — پتھر کا جانتا وہ بہت خوب سا کام ہے

کاریگر اوسکو یہاں آنا لازم ہے — واجب ہے اوسکا آنا یہی باقی سلام ہے

ایلچی کو دینا مقام جسکا بتایا ہے — ساتھ ادب کے نامہ دلوے وہ مقام شاہا

روانہ ہونا ایلچی کا ایران سے ملک چین کو رخصت ہوکر



	ایران سے چلا ایلچی اور چین میں آیا	نامہ دیا دربار میں آداب بجا لایا	
	خط پیش کیا شاہ کو دربار میں جا کے	فرہاد کا پھر نام لیا شاہ کے آگے	
فرمانا شاہ	فرمایا کہ اس ملک میں وہ کون بشر ہے	رہتا ہے کہاں اور مکان اسکا کدھر ہے	حضور حاضرین سے
جواب حاضرین کا	یہ لاکھوں وہ سنگ تراشوں میں ہے مشہور	حاضر کروں گر شاہ کو بلوانا ہے منظور	بادشاہ کا
حکم بادشاہ	فرمایا کہ وہ جاوے وہ ایران کو جاوے	جو حکم شہنشاہ کا ہے جلد بجا دے	بادشاہ کا
فرمانا ایک شخص کا	وہ چلا ہوا جانب بازار روانا	وان پہونچا تھا فرہاد کا جسجا پہ ٹھکانا	پاس بادشاہ کے
	جا کر اوسے آواز دی اور پاس بلایا	ہمراہ لیے اپنے وہ دربار میں آیا	
	حاضر کیا فرہاد کو جب شاہ کے آگے	خاموش کھڑا ہو رہا آداب بجا کے	
فرمانا شاہ کا	شاہ نے کہا اس ملک میں فرہاد تو ہی ہے	اور سنگ تراشوں میں اک استاد تو ہی ہے	فرہاد سے
عرض فرہاد کا	کی عرض یہ حضور کے گھر کا غلام ہے	فرہاد جسے کہتے ہیں فدوی کا نام ہے	بادشاہ سے
	جو حکم شہنشاہ ہو فرمان بجا لاؤں	جسجا ہو مجھے حکم میں اوس ملک کو جاؤں	
فرمانا شاہ کا	فرمایا تجھے والی ایران نے بلایا	اور نامہ ترے واسطے سرکار میں آیا	فرہاد سے
سے	درکار جو کچھ خرچ ہو سرکار سے لے لے	نامہ کا جواب اب تو کر دربار سے لے لے	
	اور جلد ہو ایران کی جانب تو روانا	جا حکم شہنشاہ کا جلدی سے بجانا	
روانہ ہونا فرہاد کا	القصہ چلا چین سے ایران میں آیا	دربار میں حاضر ہوا اور نامہ دکھایا	ایران کو

حاضر ہونا فرہاد کا دربار ایران مین اور عرض کرنا بادشاہ سے

دوہرہ زبانی فرہاد کے

شاہا کب سے کر رہا کھڑا ہوا ارداس
بھیجا والی چین نے مجھے آپ کے پاس

مجھے آپ کے پاس ہے بھیجا نامہ شاہ کا لایا ہون
دو دن سی بادشاہ کو جسکی تلاش ہے
باشندہ چین کا ہون ہین بود و باش ہے
کام بنانے کا میرے جو ملک مین ہو وہ فرماؤ

حسب طلب سرکار چین کو چھوڑ یہان پر آیا ہون
فرہاد مین ہون سنگ تراشی معاش ہے
پتھر کا میرے تیشہ سے دل پاش پاش ہے
جو کچھ بنوانا ہو شاہا نقشہ اوسکا دکھلاؤ

حکم خسرو کا وزیر کو

دوہرہ زبانی خسرو کے

لیجا اسکو محل مین اے وزیر شہ پور
وہ شیرین جو کچھ کہے کرلینا منظور

کرلینا منظور دور نزدیک مین جو کچھ فرماوے
لیجا کے اسکو تو پس پردہ بٹھائیو
نقشہ بتائے جیسا وہی لکھہ دکھائیو
زر اوسکو دلوا دینا جو حکم خزانہ کا پاوے

نہر محل مین کھدوا دے یا چراگاہ سی بتلاوے
جز عجز کوئی حرف زبان پر نہ لائیو
فرمان کا نمونہ یہان لیستا آئیو
خبردار انکار کا کوئی حرف نہین لب پر آوے

آنا فرہاد کا ہمراہ وزیر محل مین

دوہرہ زبانی وزیر کے

وزیر نے ڈیوڑھی پہ جا لی دربان سی یہ بات
عرض کرو شیرین سی تم فرہاد کو لایا سات

محل مین اپنے ساتھ آج اوس سنگ تراش کو لایا ہے
کی باندیون نے شیرین سے جا کر یہ گفتگو
صورت مین وہ ملک ہی فرشتہ ہی ہو بہو
سیرت مین انسان ایسا نہین دیکھا حسن وہ پایا ہے

جسے شاہ نے نہر کی خاطر چین سے اب بلوایا ہے
آیا ہے ایک آدمی ڈیوڑھی پہ خوبرو
پردے کی اوٹ سی تو ذرا آپ چلکے دیکھہ تو
وزیر سے معلوم ہوا ہی نہر کھودنے آیا ہے

آنا شیرین کا در پس پردہ واسطے معاینہ فرہاد کے

دوہرہ کرسی بھیجی محل سے دلمین ہوکر شاد
اوٹ سے پردے کی کیا بیٹھہ اسپر فرہاد شیرین کا

بیٹھہ اسیر فرہاد نہر ہمکو تجھہ سے کھدوانا ہے
کاریگری کا سنتی ہون تجھکو سرور ہے
لانا محل مین مجھکو نہر کا ضرور ہے
جو کچھہ ہو درکار تجھے لے گھر مین بھرا خزانہ ہے

چراگاہ سے محل تلک اوس نہر کو اندر لانا ہی
اوستاد اپنے کام کا جسکا غرور ہے
جنگل محل سے قرب ہے کچھہ تھوڑی دور ہے
اس فن مین سنتی ہونگی تو یکتا ہے زمانہ ہی

دوہرہ

جواب فرہاد کا

کام تیر کا کر گیا شیرین تیرا کلام
باتون مین تیرے ہو گیا اپنا کام تمام

شیرین سے

اپنا کام تمام ہوا بلوا کر بلا اجل مارا
گھر کا رہا خیال نہ اپنی خبر رہی
یون ہین شب وصال جو مد نظر رہی
ہو کر وہ بیہوش گرا نہ جواب کا اوسکو یارا

لوٹ لیا پردے کی اوٹ تو نے مسافر بیچارا
تاب و توان گئی نہ حیا کی سپر رہی
خستہ رہی خراب رہی جان اگر رہی
چلا مسافر ملک عدم کو بجا کوچ کا نقارا

دادرہ

تو نے کیسا مسافر لوٹا

باتون سے اپنی مہر اس موہا
چین سے مجھکو بلا کر تو نے
رام غلام اور بلا بیچارے

حسن صبر کا لوٹا
اری موہا دکھا گل بوٹا
لوگ کہتم سب چھوٹا

کلام شیرین کا نسترن بو وزیر زادی سے

دوہرہ

بات مری سنتا رہا بیٹھے ہوئے خموش
کرسی سے گر کر بتا ہوا یہ کیون بیہوش

شیرین کا

بتا یہ کیون بیہوش ہوا یا قضا اب سکی آئی ہی
جا دیکھہ اسکو کسلیے بدمست خواب ہے
دل جلکے ہو گیا تو نہین اب کباب ہے
گلاب کیوڑا چھڑک تو اسپر کیون پھرتی گھبرائی ہے

یا کہ کسی نے شراب سی انگوری لا پلوائی ہے
غفلت ہی یا کہ زندگی مثل حباب ہی
بیماری ہے اسے یہ پیے یا شراب ہی
جلدی جا کر دیکھہ اسے دیوانہ یا سودائی ہے

دوہرہ

جواب وزیرزادی کا | اوچھی بدھ اس مرد کی دل کا نہیں دلیل
دہشت سی کچھ کہہ نہ سکا یہ گیا جان پر کھیل | شیرین سے

گیا جان پر کھیل یہ دیوانا تا سودائی ہے
عاشق کے قتل کو نہیں تلوار چاہیے
پہلو میں انکے ماہ دلدار چاہیے
ہر یہ دار دپے ہوئی نہین برچھی جگر یہ کھائی ہر

کسی کے اوپر عاشق ہر جو زردی منہ پر چھائی
تیر نگہ کی انکے لیے مار چاہیے
انکا علاج شربت دیدار چاہیے
زخمی تیری باتون کا ہی جان کی نوبت آئی ہر

دادرہ

تو نے کیسا نظارہ مارا اری بھول گیا گھر دوارا
جادو بھری تری باتونکو سنکر اری مرنیکو کیا گوارا

تیر نگہ کا سنبھالا نہ تو نے اری تھا یہ مسافر بیچارا
لاالہ بلد یوکی سنکے دادرے وہ دشمن بولا ہارا

دوہرہ

جواب شیرین کا | ایسی کر تدبیر تو یہ جس سے ہوش مین آئے
جان بچے اس شخص کی کام مرا بنجائے | وزیرزادی سی

کام میرا بنجاری کا نگر نہر یہ جنگل سے لاوے
کہ مہناری مجھے نہیں معلوم علاج اسکو بتا کیا ہی
جبتک ہوش نہ ہوگا اسکو دل میرا ہی گھبراوے

صحیح سلامت بیچارہ ایران ہی اپنی گھر جاوے
کہ بنہاری تو حکیم ہی اسکی جانتی ساری دوا ہی
جلد دوا کرا سکی اب تو بیماری اسکی جاوے

داورہ

یہ کرلا تو کام ہمارا احسان ایسا ہوویگا تمہارا
صحیح سلامت یہان سے جاوے اری جتنو نہیں گھر دوارا

ایسی تدبیر بتا دہن تو جو مارا نہ جاوے بیچارا
بولی جلد لیو ملے جاوے اری جسکا یہ دادا پیارا

دوہرہ

جواب بیزادی کا

باتین کر تو پیار کی ہے یہ حسن پرست
اسکا یہی علاج ہے او ٹھہ بیٹھے گا مست

شیرین سے

او ٹھہ بیٹھے گا مست تسلی دل کو جو آویگی
شہزادی ہی دلکو ملی آ کر سنا کوئی ایسا افسانہ
باتون سے مرہم کی پٹی گھاو یہ تو جو لگاویگی

فرے سے تیری باتون کے بیہوشی ساری جاویگی
شہزادی رہی ہے امید وصال سے غفلت کا بہانہ
جنکا بھلا یہ ہو جاویگا دل کی مراد تو پاویگی

غزل شیرین

دیوانہ مرا جیسے مشہور تو ہے
نہ بھایا مجھے کوئی دنیا مین خوش رو
عبث جل رہا ہی تو پروانہ سان اب
میسر تجھے ہوگا یہ وصل اک دن
خوشی ہو تو باد دل رقیبونکے غم سے

بسا میرے دل مین ہی گو دور تو ہی
مرے دل کو بس ایک منظور تو ہی
اگر شمع مین ہون مرا نور تو ہے
یہ کیون درد فرقت سی مجبور تو ہے
زمانہ جو خوش ہی تو مسرور تو ہے

دوہرہ

سوال شیرین کا

بتا میرے سر کی قسم میرے جان نثار
بیٹھے بیٹھے ہو گیا کیا تجھکو آزار

فرہاد سے

کیا تجھکو آزار ہوا جو لب پر آہ و زاری ہی
وہ عارضہ ہوا ترے جسم غریب مین

ایسی کیا شے بھائی ہی جو جان سے تجھکو پیاری ہے
جسکا نہین علاج کتاب طبیب مین

توپھنس گیا ہے آکے بلای عجیب مین ۔ کیا جانے کیا لکھا ہی تمھاری نصیب مین
اب تو ہوش مین آجا گر خاطر منظور ہماری ہے ۔ بیٹھی ہون پردے کے اندر محل مین یاد تمھاری ہے

دوہرہ

جواب فرہاد کا شیرین سے

سنکر باتین پیار کی آئی جان مین جان
دل سے اپنے ہوگیا باتون پر قربان

باتون پر قربان ہوا جب بیہوشی سے ہوش ہوا ۔ بندھی وصل کی آس لگا کہنے جو دلبر جوش ہوا
شہزادی ری جب جنگل سے نہر کھود کر مین لاؤن ۔ شہزادی ری اگر یہ بچن دے مجھکو جو مانگون سو پاؤن
ہیرا موتی اور جواہر نہین ترا درکار مجھے ۔ نہر کی محنت کے بدلے دینا شربت دید مجھے

غزل

نہین سنتی کیون میری فریاد تو ہے ۔ اری مین ہون مظلوم جلاد تو ہے
چھوڑاتی ہی اپنے بیگانے مرے سب ۔ بتا کیا گھرانے ہی آزاد تو ہے
کرون وصف کیا تیرے ناز و ادا کا ۔ حسینون مین حسن خداداد تو ہے
دیوانی سی پھرتی ہی جنگل مین ہر سو ۔ بتا عشق مین کسکے برباد تو ہے
نہین جانتی کیا مجھے تو پری رو ۔ یہ کس منھ سے کہتی ہی فرہاد تو ہے
اوترتی ہین پریان ترے دیکھنے کو ۔ پرستان مین کیا اک پریزاد تو ہی
چورائی جو یا دل تمھارے سخن کو ۔ وہ شاگرد تیرا ہے اوستاد تو ہی

دوہرہ

جواب شیرین کا فرہاد سے

تو نے کی فرہاد گر نہر مری تیار
دونگی اپنے گلے کا یہ تجھے نولکھا ہار

یہ نولکھا ہار مین اپنا تیرے گلے مین ڈالونگی ۔ جو دل مین ارمان ہی تیرا اوس دن سبھی نکالونگی
فرہاد سے گر مانگیگا جان نہین پرہیز کرونگی ۔ فرہاد سے چاہیگا گر دل کو آگے تیرے دھر دونگی
یہ جو مصیبت دوڑھ کی ہی سر سے اپنی مین ٹالونگی ۔ اوس وقت قربان کرونگی کچھ نہین [illegible]

دوہرہ

نہیں اوس بن آرام مجھے اس غم کے سوا نہیں کام مجھے — اوس فکر میں سب کچھ بھول گئی یکسان ہے صبح و شام مجھے

اری اور کسی سے مطلب کیا کافی تیرا ہی نام مجھے — کہیں نام غلام اور بلا کیون مست عشق کا دو الزام مجھے

دوہرہ

جواب فرہاد کا	صدقے ہونیکو ترے جاتا جان نثار خدا پھر اودیگا مجھے تو دیکھونگا دیدار	شیرین سے

دیکھونگا دیدار آج مین جان نچھاور کرتا ہون — بھاڑ دشمن کھڑا دیکھے جیتا ہون یا مرتا ہون

شہزادی ری کوہ ستون سے پڑیگی میری جاکے لڑائی — شہزادی ہی دیکھین کسکو ہو ہار کسے دے فتح الٰہی

مرد ہو اپنے داتا کی مین لڑنے سے نہیں ڈرتا ہون — ہون قد کا چھوٹا پر ہے بڑے لڑنے کا دم بھرتا ہون

دادرہ

تیرے عشق مین برباد ہوا اور اپنون سے آزاد ہوا — دن رات تڑپتا روتا ہون دل میرا کبھی نہین شاد ہوا

تو نے یہ نکما چھوٹے مت سے عاشق میرا فرہاد ہوا — ہا دل چھوٹا اس فکر سے تو شاگرد ہر اک استاد ہوا

غزل شیرین

نہ کوئی بلا دل جلانے کے قابل — سوا تیرے یہ غم اوٹھانیکے قابل

بھلا کوئی لڑ سکتا کوہ ستون سے — یہ پتھر ہے کسکے دبانے کے قابل

شکایت تو فرہاد کرتا ہے مجھ سے — بتا کون تھا نہر لانے کے قابل

یہ موتی جو کانون سے دیتی ہون تجھکو — نہیں سلطنت اک دانے کے قابل

نہ لکھ اسکو بادل تو اپنی غزل مین — یہ مصرع فقط ہے سنانیکے قابل

غزل فرہاد

اگر مین نہ تھا دم مین آنے کے قابل — نہ تھا پر لکھے کو مٹانے کے قابل

نہ محرم مین دل کو چھپا میرے ظالم — یہ چڑیا نہیں ہے پھنسانے کے قابل

پڑھاتی ہے مجھکو جو تو چنچل کی باتین — نہیں بوڑھے طوطے پڑھانیکے قابل

لگایا جواب کھل جوانی مین میری — مری عمر تھی داغ کھانے کے قابل

کہین باشر ورگا پرشاد اب یون — غزل ہے ہماری یہ گانیکے قابل

رخصت کرنا شیرین کا فرہاد کو

دوہرہ — **شیرین کا**

خدا کو سونپا جا تجھے محلون سے دل شاد
جلدی سے لا کھود کر نہر مری فرہاد

نہر میری فرہاد کھود کر محل کے جب آگے لاؤ گے
میری تمنا پوری ہو تو دل کی مراد یہی پاؤ

فرہاد سے داتا دیوے زور تری بازو میں پاؤ گے
فرہاد سے پربت رائی ہوی جہان تیشہ تو مارے

پیٹھ دکھا کے جاتا جیسے خدا ترا منہ دکھلاوے
نہر کا جھگڑا اتمام کر خوش ہوتا میرے پاس آوے

دادرہ

تری سر کی بلائیں لیتی ہوں ڈر کا کہ مو دیتی ہوں
تیری عشق کی موجون مین ٹہر کر دل پر تیا کھیتی ہون

لیجا موتی میر کانونکے بیچ کر تجھ سیتی ہون
ملا کلو کو سن سنکر مدت کے بعد اب چیتی ہون

ریختہ فرہاد

جاتا ہوں وہان جسکا پتہ تونے بتایا
تیشہ کو اوٹھا دشت چراگاہ مین آیا

جا نہر کی یکسان وہان پائی یہ کھیر
جا پہونچا چراگاہ مین جنگل کی زمین پر

بس پایا وہ جو شیرین کی مجھے آنکھوں نے سجھی
جاتا تھا جدھر جنگل وہین تیشہ لگاتا

تیشہ سے مرے گاو زمین گر زمین آئی
جا دامن صحرا مین بہت خاک اوڑائی

جب سنگ پہ اوس کے تصور مجھے آیا
پتھر پہ وہین شیرین کی تصویر بنایا

وہ دشمن جان راہ مین جو کوہ ستون تھا
پیاسا تھا لہو کا مرے اور طالب جان تھا

جنگل کی زمین کاٹنے جب کوہ پہ آیا
پتھر کا جگر کانپا وہ تھا خوف سمایا

امید تھی جو وصل کی شیرین کے شب و روز
پتھر کو تراشا کیا مین تا دل جانسوز

سمجھاتا تھا محنت سے تو روتا تھا کہو
اوس دامن صحرا سے لپٹے ہوے منہ کو

جینا گیا اوس دشت مین شوریدہ جنون سے
رکھا کہین جامہ کا نہیں تار جنون سے

اللہ کی امداد سے رہبر کی مدد سے
لے آیا مین اوس نہر کو معشوق کی حد سے

جب نکلیا شیرین کا محل راہ سے کچھ دور
شادی مجھے غم ہو گئی رو یا دل مجبور

[illegible] خنجر سے رو [illegible]
اور حسنہ تصویر [illegible] کے سخن [illegible]



نصیحت کرنا خواجہ خضر کا فرہاد کو

دوہرہ — **خواجہ خضر کا**

رو مت سر پکڑے ہوے جان نکر برباد
تھوڑی محنت رہ گئی اب خوش ہو فرہاد

اب خوش ہو فرہاد گل امید پھر لگیگا جھولی مین
فرہاد رکھ ہمت کو مت یار محنت سی گھبرا تو
دلکو رکھ مضبوط جو توڑے قدم عشق نہین ڈگاتا

رنگ کھیلنا باقی ہے اب تجھکو عشق کی ہولی مین
فرہاد رے مراد اپنی پاوے نہر محل مین لیجا تو
مدد کریگا وہ جسنے تیرا یہ ڈھنگ نکالا ہے

عرض کرنا فرہاد کا حضرت خضر سے

دوہرہ — **فرہاد کا**

عالم سے تم رہنما ہو پیر دین کے تم پیر
بیڑا میرا لگے گا اور بھی ہے کوئی تدبیر

ہے کوئی تدبیر جس سے جان کی نوبت آئی ہے
کھودا تھا جی کھود کے ہیرا دشت پر تیشہ اٹھایا
شور شور ہے شہزادی نے نہر کھدائی ہے

دانا پانی حرام ہوا ہے طبیعت اب گھبرائی ہے
کر دانا ہی تیری نصیحت پیر جسنے دل پر کھایا
محل کے نیچے پہونچی لایا کھود کے اک سوائی ہے

ٹھمری

پربت کو کاٹ کے محل تلک مین اک نہر دودھ کی لائی ہے

پڑی کوہ سے تو نہیں کچھ بلا ہی ورنگا وزمین پر چل جائیے ہوتا جنگل میں منگل ہی اور گھر گھر بجے بدھائی ہی
جنگل سے کیکھیر ڈرتے ہیں جھاڑیں چھپتے پھرتے ہیں اس خوف کے مارے مرتے ہیں دہشت یہ جی میں سمائی ہی
چڑیان جو اوڑتی والی ہیں پی پی کر دودہ متوالی ہیں یون جھکت ہیں سر ڈالی ہیں کوڑی کو سول اٹھائی ہی
وہ شیرین کا دیوانہ ہی چھوڑے اپنا بیگانہ ہے سب میں مشہور فسانہ ہی اس نام کا وہ سودائی ہے
بادل اب روک لے اپنی زبان قصہ کا طول تو کر نہ بیان لکھتا ہی رنج کی آہ و فغان طبیعت کیون گھبرائی ہی

عرض کرنا لستن لبو وزیرزادیکا شیرین سے

وہ شہر وزیرزادیکا

بیٹھی محل میں کیا کرے چل کے دیکھ بہار
نہر جو آئی ہے یہان ہوگئی سب طیار

شیرین سے نہر کی آمد میں

ہوگئی سب طیار اب جنگل محلوں میں وہ آوینگی چار قدم چلکے دیکھیگی طبیعت خوش ہوجاویگی
شہزادی ری اٹھو محل سے چلو وہان جا دل بہلاوین شہزادی کی سیر نہر کی دیکھ لوٹ اپنے گھر آوین
بیٹھے بیٹھے محلوں میں تیری طبیعت گھبراویگی جنگل کی گر سیر کریگی دل کی کدورت جاویگی

غزل وزیرزادی کی راگنی بہاگ میں

اری شاہزادی مری بات مان نہ لے مفت میں اوس بچارے کی جان
کیا تو نے زلفون میں جسکو اسیر دکھا چلکے صورت اوسے میری جان
ترے واسطے کوہ سے لڑ رہا نہ کر اوسکی محنت کو تو رایگان
پہاڑون سے لایا نہر کو نکال دیا پورا جو کچھ لیا امتحان
ابھی رنج غصہ بہت دور ہے ذرا روک لے اپنی بادل زبان

غزل شیرین بجواب غزل وزیرزادی

جو وہ میرے غم میں رہا جل بھن مجھے بھی بن اوسکے نہین کل بہن
کئی دن سے دل ہے مرا بیقرار جدھر تو بتاتی ہی لے چل بہن
مرے دام میں آپ سے آگیا خدا جانے کیا پڑ گیا بل بہن
وہ کرسی سے بیٹھا ہوا گر پڑا نہ جادو کیا اور نہ کچھ چھل بہن
ذرا کہدے بادل ہی غم کا بیان کہ دو بھر ہوئی ہے گھڑی پل بہن

سوار ہونا شیرین کا واسطے دیکھنے نہر کے

دوہرہ	منگا منگا فہ لاجورد کر سولہ سنگار جا پہونچی فرہاد تھا جسجا جان نثار	روانگی شیرین کا

جسجا جان نثار ہجر مین مرتا آہ کی مارے تھا
فرہاد رے شیرین کہا تھہر جان کیون اپنی ہارے
بات نہین سنتا میری کیا تجھے زندگی بھاری ہے

ہاتھ مین تیشہ لیے ہوئی شیرین کا نام پکارے تھا
فرہاد رے دریا سب تیر آیا اب پہونچا ہے ان کنارے
نہر کھود آیا ساری بستی نزدیک ہماری ہے



جواب فرہاد کا شیرین کو پہچان کر

دوہرہ	جان جہان لایا بجا مین تیرا فرمان اک تیرے دیدار کو تڑپ رہی تھی جان	فرہاد کا

تڑپ رہی تھی جان بات تیری جسدم یاد آتی تھی
شہزادی رہی جان فدا کی سینے پہ تیر الم کھایا
فرقت مین تیری جسدم طبیعت اپنی گھبرائی تھی

چھاتی پہ پھیری اوسدم اک ناگن سی لہراتی تھی
شہزادی رہی بھوک نہ تھی کچھ مجھکو کھانا کھایا نہ گیا
جس جا پر مین روتا تھا وہ بھی مجھکو بھاتی تھی

جواب دینا شیرین کا	دلمین نہو مایوس تو بھوسلے جان نثار دیتی ہون مین کان کے تجھے دُر شہوار	فرہاد کو

بھیجا ہے پیشوا رسول اسکا اک بڑا خزانہ ہی — سات سات اقلیم کی قیمت کا یہ ہر اک دانہ ہی
شہزادی کے پیچ کے یہ سب ہے سبا سچ مین اپنے لانا — شہزادی ہو سے شہر مین آکر میرے نہ تو تکلیف اوٹھانا
کہ ابھار ہنا سب سے کہیو تنہا کنجک کا زمانہ ہی — چلن مین بٹہ تو نہ لگانا کیونکہ شہر بیگانہ ہے

غزل شیرین کی

ہراساں نہو تو ترے عشق مین ہون — اگر خضر ہے تو تو ظلمات مین ہون
لکھا کب مٹیگا یہ روز ازل کا — جو تو دن ہی میرا تری رات مین ہون
نہ درد و کڑھا میرے دل کو دیوانے — کبھو ابر تو ہے تو برسات مین ہون
جو وحشی ہی تو مین دوانی ہون تیری — اگر تو بلا ہی تو آفات مین ہون
حکیموں سے کب اسکا عقدہ کھلیگا — سکندر جو تو ہے طلسمات مین ہون
نہوا ایک کیونکر زبان میری تیری — سخن ہی تو میرا تری بات مین ہون
ندا آئی بادل کی اس گفتگو پر — فسانہ جو تو ہے حکایات مین ہون

غزل فرہاد کی

ترے درد فرقت سے مجبور مین ہون — اگر تو ہے نزدیک تو دور مین ہون
تری ہمسری کیا مجھے کب ہے دعوی — کہ تو شاہزادی ہے مزدور مین ہون
ترے رخ سے رخ اپنا کیونکر ملاؤن — جو الماس تو ہے تو بلور مین ہون
دکھاؤن تجھے اپنا کیسے جا کر اپنا — محل مین تو خوش ہی تو رنجور مین ہون
جو تو ہے مسیحا یہان عاشقون کا — تو اس جا پہ بیمار مشہور مین ہون
خدا کے لیے اب تو آ گلے سے — بہت دن سے اس جا پہ رنجور مین ہون
ذرا کھول بادل اپنی زبان کو — تجھے گر خوشی ہی تو مسرور مین ہون

دوہرہ

جواب فرہاد کا — تو نے اوتارے کان سے کیون میرے جھالے / محبوبون کے کان کی اسی سے ہوتی شان — شیرین سے

اسی سبب سے [illegible] — زخم انکو جو [illegible]

شہزادی رہی تجھے چاہیے شال دوشالا بھاری	شہزادی ہی ہم فقیر ونکے لیے زیب کملی ہماری
دانت تیرے موتی کی لڑی گل رنگ ہی رخسار ہے ہیں	بھولی بھولی صورت ہے اور بول بھی پیارے پیارے ہیں

دوہرہ

جواب	گھر کے دیئے سے ارے نہیں حسن ہوتا تارونکے ہونے سے کچھ نہیں روشنی چاند	شیرین کا

نہیں روشنی چاند کی نادان تارونکے گردانے سے	یہ دولت اوسکی ہے جسکی ٹلتی نہیں ٹھکانے سے
دیوانے ارے حسن صورت میں نمک نہیں وہ لاکھ بناوے	دیوانے ارے ہیرا موتی پہنے مگر نہیں اوسکو بھاوے
راہ دکھاتے ظلمت کی ہم ہینگے مانگ بنانے سے	بیچ میں لاتے نہیں دلکو زلفونکے بیچ میں لانے سے

ٹھمری شیرین کی

تری باتون نے مجھکو دیوانہ کیا

چاہ نے تیری کہین کا نہ رکھا	اپنون سے مجھکو بیگانہ کیا
نہر کی خاطر مجھکو بلا کر	اری جانب دشت روانہ کیا
بادل کی ٹھمری جہان پر گائی	لوگون نے اسکا فسانہ کیا

سمجھانا وزیرزادیکا فرہاد کو

دوہرہ	لے لے تو فرہاد یہ ذرا نہیں دم مار دیتی ہے شیرین تجھے اپنے گھر اوتار	وزیرزادیکا

اپنے گھر اوتار تری کمبخت یہ کیسی قسمت ہے	سات بادشاہت کی اسکی ہر دانہ کی قیمت ہے
دیوانے ارے یہ دولت بے بہا اس سے تو منہ موڑے	دیوانے ارے ہاتھ میں آتی ہے دولت تو ناحق چھوڑے
مجھے ہوا معلوم تری فرہاد یہ چھوٹی ہمت ہے	وہ دولت ملتی ہے تجھے جو چند خراج کی حشمت ہے

جواب فرہاد کا وزیرزادی سے

دوہرہ	لالچ دھن کا دے رہی تیرا خام خیال مین تو صدقے کرچکا او سیر جان او مال	فرہاد کا

او سیر مال او ریال اری قربان کیے ہیں ایکبار ہو	دولت جو تو دکھلاتی سب وہ سپہ تصدق کرتا ہین

دیوانی رہی کیا تو اِن موتی کا لالچ مجھے دکھلاکے
مین تو اوسپر فدا ہوا ہون مجھے اوسکا دم بھرنا ہے

دیوانی رہی اوسکو بھی لون سلطنت اگر ہاتھ آوے
جینے کی نہین خوشی مجھے ہی مرنے سے نہین ڈرتا ہون

سمجھانا وزیر زادی کا شیرین کو

دوہرہ	بہن تو اِس مجنون کی باتون پہ مت جا کہنا مانے نہین کسکی کہے بلا سے	شیرین کا

کسکی بلا اسکو سمجھاوے کہنا نہین یہ مانے ہی
کہ بہناری مت کر اِسکی بات محلین چل پیاری
تو دیتی ہی موتی اسکو یہ کنکر سمجھانے ہے

تو کرتی ہی رحم بناوٹ کی باتین وہ جانے ہے
کہ بہناری سر خالی کرے کون یہ مورکھ ٹرا اناری
لالچ دھن کا نہین رکھتا ہی دلمین مرنا ٹھانے ہے



واپس آنا شیرین کا محل مین جنگل سے

دوہرہ حال	پاس سے اوسکی گیا ہٹی آس وصل کی توڑ نمک چھڑک کر زخم پر لوٹی روتا چھوڑ	لوٹنے شیرین کا

لوٹی روتا چھوڑ محل مین حسرت بھری ہوئی آئی
دلکو نہ اوسکے چین مجھکو قرار تھا
ظاہر مین دشمنی تھی یہ باطن مین پیار تھا
آئی تو بہین محل مین اپنے پہ پھری تھی گھبرائی

عشق جو تھا باطن مین اوسکا چہرہ پہ زردی چھائی
ناصح تھا اوسکا سو تو ہما ہزار تھا
دونون کو نہین وصل کا دارومدار تھا
جیسے روتا چھوڑ کے آئی خبر نہین اوسکی پائی

غزل فرہاد کی	جس ستمگر کے غم و درد مین بیمار ہین ہم وہ نہین دیتا شفا زندگی تلخ ہی اور جینے سے بیزار ہین ہم کیون نہین آتی قضا	ہجر شیرین مین

دہن شیرین کی شیرینی کی کچھ پوچھو بات لب ہین کہ نبات ۔ بات مردہ سی کرے گر وہ لبین نکو سنا ابھی ہو جاے حیات

وہ پری گل ہی اگر دوست تو خار ہین ہم کام اپنا ہی رسیکیا

یاد کر کے قد رعنا کو میں اسکی ہر بار سرد کو کرتا ہون پیار ۔ سنو یہین لعنت پریشان کے لپیٹے مجھے مار مین گیسو کے تار

رسوا جسکے لیے ہو سر بازار ہین ہم وہی یوسف ہے مرا

ہای افسوس کیا دل نے جسے اپنا حبیب بادشہ وہ مین غریب ۔ دیکھیے وصل ہو اوسکا مجھے کسطرح نصیب ہی تمنا یہ عجیب

جرم جو چاہے کہو اوسکے سزاوار ہین ہم چاہے جو دیو سزا

چاہے وہ قتل کرے چاہے چڑھا دے سر دار ہی وہ جانکا مختار ۔ چاہے وہ بیچ لے مجھکو سر بازار اوسکا نہین مجھکو انکار

وہ گنہگار ہے کے بیکو خطاوار ہین ہم راضی تسلیم و رضا

دلکو مین کیا کہون جسنے کیا اب لاکے خراب ہو گیا جینا عذاب ۔ ہجر مین جسکے مری زندگی ہی مثل حباب وہ نہین دیتا جواب

بات کے مارے نہین کشتۂ تلوار ہین ہم لا دوا اسکی دوا

مین تو آیا تھا کہ پیدا کرون کچھ سیم و زر جاکے شاہ کے گھر ۔ یہ نہ سمجھا تھا وہان ہوگا مری جان کا ڈر جو یہ آیا نظر

بیچ مین جس پری پیکر کے گرفتار ہین ہم مار دیوانہ بنا

پھرتی محلو مین ہی وہ جسنے کیا گھر برباد پھر تا کل آزاد ۔ جان و دل دیچکا اب ہجر مین جسکو فرہاد نہین کرتی کبھی یاد

غیر کا وہ ہی یہ اب جسکے طلبگار ہین ہم آیا اکدن نہ بھلا

ایک عشق ہی اوڑا تا رہا اس دشت کی خاک ہو گئی جان ہلاک ۔ تار ہو ہو گئے جامے کے گریبان ہوا چاک نہ رہا دامن پاک

آب خنجر کے بس اب تشنۂ دیدار ہین ہم نہین کٹتا ہی گلا

بیچ یا دل تو نکر گو ہین بڑے لاکھ عیب وصل کے دن ہین قریب ۔ حشر مین اب تجھے بخشائینگے مولا جبکہ ہی یاور ہی نصیب

گو ہین عصیان تیرے بھرے لاکھ گنہگار ہین ہم بخشدیگا خدا

خبر کرنا اہلکاران کا بادشاہ کو بدنامی نام شیرین سے بسبب عاشق ہونے فرہاد کے

دوہرہ زبانی	جاتی جرمت ہن سے لیتے آتی لاج شیرین پر عاشق ہوا اک دیوانہ مزاج	اہلکاران کے

اک دیوانہ مزاج رات دن شیرین شیرین کہتا ہے
کہ شاہا جی ہے وہ اک فرد دیوانہ اور سودائی
سہر جہان سے آئی ہے وہ اس جنگل مین رہتا ہے

خاص محل جو ہی حضرت کا وصال اوسکا چہتا ہے
کہ شاہا جی گردن مروانیکو قضا اوسکی لے آئی
خاک اوڑاتا پھرتا ہے آنکھون سے آنسو بہتا ہے

حکم بادشاہ کا

بادشاہ کے	کون ایسا جاسوس ہے تم مین اہل شعور ڈھونڈھ کے جنگل سے اوسے لائے میرے حضور	دوہرہ زبانی

لائے میرے حضور جو حرمت میری لینے آیا ہی
آئے تو اوسکو شیرین کا عاشق بنا دونگا
ہرگز نہ اوسکے قتل سے ہاتھ اٹھاؤنگا
عاشق تو وہ نہین ہوا حرمت پر ہاتھ لگایا ہی

جسنے حرمت لینے کو میری یہ روپ بنایا ہے
چاہت کا بہیا کو مین ثمرہ دکھاؤنگا
اور گوشت اوسکا زاغ و زغن کو کھلاؤنگا
اوسے چاہتا ہی سینے پر جو مین عبث بٹھایا ہے

بیان جاسوسونکا وقت روانگی تلاش فرہاد کے

چلے ہم لوگ دشت بادیہ تلاش اوسکی کو آوارا
بس اک دن نور کے تڑکے جو دیکھا پیڑ پر چڑھکے
کہا جاکر کہ عاشق تن ہوا کیون جان کا دشمن

کئی دن سر کو ٹکرایا پتا اوسکا نہین پایا
نظر ہر سو جو دوڑائی کھڑا اک پایا سودائی
اکیلا بن مین پھرتا ہے نہین مرنے سے ڈرتا ہی

جواب فرہاد

ارے تم کون ہو سارے جو بن مین پھرتے ہو مارے
نہ وحشی ہون نہ دیوانہ عجب ہے میرا افسانہ
یہان ارمن سی جو آئی اوسیکا ہون مین سودائی
نہ آئی خود نہ بلوایا کسی نے ایسا بہکایا

حقیقت یہ زبانی ہی کہ طول اپنی کہانی ہے
محل جو شہ کا پیارا ہے وہی دلبر ہمارا ہے
نہ بات اونسے مری مانی ہوئی ہی تلخ زندگانی
خبر کچھ اوسکی لائے ہو جو میرے پاس آئے ہو

جواب جاسوسان

فرہاد سے	چلیے جنگل چھوڑ کے دل کو کیجے شاد بھیجا ہے اوسنے تجھے ہے جسکی یاد	دوہرہ جاسوسان

تجھے یاد کیا شیرین نے بھیجے آئے ہین
پیام دلبر کا تیرے قاصد بنکر ہم لائے ہین

شیرین کا تیری عشق مین جینا وبال ہے — کانٹا ہوئی ہے سوکھہ کے اپنی حال ہے
تجھکو نہین حبیب کا اپنے خیال ہے — کیسی تری یہ چاہ ہے کیسا خیال ہے
داغ تری محبت کے اوسنے دل پر کھائی ہین — محل کے سب لوگ دیکھکر طور اوسکا گھبرائی ہین

دوہرہ زبانی فرہاد کے

باتون سے تری ہوا دلکو میرے قرار
ایسی کب قسمت ہیری مجھے بلاوے یار

مجھے بلاوے یار زندگی اوسکے بن اب بھاری ہے — جان نکلتی نہین اذیت مین یہ جان ہماری ہے
سچا کلام ہے کہ بناوٹ کی بات ہے — پیغام یار کا مجھے آب حیات ہے
دیتا مجھے جو ہجر کے غم سے نجات ہے — حاضر غلام چلنے کو اب تیرے سات ہے
مجھے نہین انکار جان کی مالک شیرین پیاری ہے — ہر حکم کو آقا کی لازم فرمانبرداری ہے

حاضر کرنا جاسوسانکا فرہاد کو دربار شاہی مین

دوہرہ زبانی جاسوسان

گئے تھے ہم جسکے لیے وہ خانہ برباد
در دولت پر آپکے حاضر ہے فرہاد

حاضر ہے فرہاد عداوت شاہ کو جس سے بھاری ہے — زبان یہ جسکی کلمہ ہر دم شیرین جاری ہے
کہ شاہا جی دلوادو انعام جو تھا شہ نے فرمایا — کہ شاہا جی ہوا تھا جو کچھہ حکم وہ ہمنے آج بجا لایا
عاشق صادق ہے وہ ہر دم دلمین پیار دلبر کا ہے — مرنے پر موجود ہے یہ اور جینے سے بیزاری ہے



غصہ کرنا خسرو کا فرہاد پر اور سمجھانا اوسکا

دوہرہ زبانی خسرو کے

چاہا اوٹھوں تخت سے پے قتل فرہاد
خوف خدا سے موم ہوا وہ خنجر فولاد

وہ خنجر فولاد موم ہو گیا نصیحت یاد آئی
شمشیر جو برہنہ تھی کرکے نیام مین
پائی کر خشکی جو بس اوسکے کلام مین

کہا اسنے زردے سمجھاؤ تم وقت آئی
مشغول ہو گیا مین عبد الست کے کام مین
زردیکھے چاہا لے لون آو اپنی دام مین

فرمانا خسرو کا فرہاد سے

توہی فرہاد نامی ہی بڑا نامی گرامی ہے
بتا کیسی سے آبادی گھر و مین رنج یا شادی
جاری حکومت کسکی ہے اور کسکی پھری دوہائی ہی

وطن تیرا کہا نپر ہے ملازم یا کہ افسر
وہان کے شہ کا نام ہی کیا بتا احوال سب سا
شاہونکے آگے شہ نے کہہ کیسی عزت پائی

دوہرہ

جواب فرہاد کا خسرو سے

نام جو پوچھو ہو میرا ہو لگا مین فرہاد
عاشق تن ہون عشق مین سبکا ہون اوستاد

مین سبکا اوستاد ہون ملک عشق پہ میری شاہی ہے
اہل فغان کی فوج مین ہم جان نثار ہین
تیغ فغان ہے آہ کی بر چھی ہزار ہین

رنج و الم اور درد و غم جاگیر مین میری تباہی
ساتھی ہوا کے گھوڑے پہ ہیکر سوار ہین
چلنی زرہ گریبان کی ست تار ہین

بیان فرہاد

غنیم اس جا اگر آوے تو فوراً ہمسے زک پاوے
ہمارے آہ کے بھالے فلک کے توڑ نیوالے

جنون مذہب ہمارا ہے جہان مین قبضہ سا
محبت اپنا پیشہ ہے یہی سر ہے یہ تیشہ

بیابان گھر ہمارا ہے
یہ کنکر زر ہمارا ہے

جان ہتھیلی پہ رکھے لشکر کا ہر اک سپاہی ہے
اور جو شاہنشہ عشق ہے اوسکی پشت پناہی

سوال خسرو

تو ہی شیرین کا شیدا ہے کہاں سے عشق پیدا ہے
وہ شہزادی ہی تو مزدور کہاں لیا ترا مقہ

ہوا ہی کیا تو سودائی قضا اب تیری آئی	غرور حسن ہر اوسکو لیاقت یہ کہان تجھکو
ہزاروں اوسپہ مرتے ہین فدا جان اپنی کرتے ہین	ارے تو جان پر مت کھیل محل مین بیٹھ اور ڈنڈ پیل
نہ مین شیرین دلبر کو تو دیگا یا نہین سر کو	تو کیون نام اوسکا لیتا ہے ارے جان اپنی دیتا ہی

جواب فرہاد

شہا عاشق بجا ہون مین دل و جان سے فدا ہون مین	شہا عاشق جو دلبر ہین گدا و شہ برابر ہین
نہ مین وحشی نہ مستانہ ہوا شیرین کا دیوانہ	اوسی دعویٰ شہنشاہی مجھے ہے عشق کی شاہی
جو غم مین اور روتے ہین تصدق ہم بھی ہوتے ہین	نہ وہ جبتک بلائیگی مجھے نہین چین آئیگی
جو خواہش اسکی دلبر کو قلم کر لے مرے سر کو	یہ چاہا ہے دلبر کو تصدق کر چکا سر کو

دوسرا سوال خسرو کا

شیرین کے تو عشق کا نام ارے مت لے
زر جو تجھکو چاہیے لیجا جان نہ دے

زر لیجا اور جان سے کیا تجھے زندگی بھاری ہے	جس شیرین کو تو چاہے محبوبہ ہی ہماری ہے
دیدونے رے جو تو مانگے مال خزانہ جیسے ہیرے باوے	دیوانے ارے شیرین کا مت نام زبان پر اپنی لاوے
رسوائی ہوا ہین میری تیری لٹ و رخواری ہے	سمجھانے سے نہین سمجھتا کسنے یہ مت ماری ہے

دادرہ

تجھے کہنا میرا نہین بھاوے اپنی ناحق کو جان گنواوے	ملک بھی دیتا ہوں جو تو بھی نہ لیتا نہین خاطر مین تو سی آوے
گھر مین چھوڑ پری سی نہین ہے ارے محلون مین رکھوا دون	تابلند تجھکو بھیجون کو سنگر لاوے شیدانہ اپنا بناوے

دوسرا جواب فرہاد کا

تو ہی اوسکو چھوڑ دے مجھے مت سمجھاے
مین تو عاشق ہو چکا جان رہے یا جاے

جان رہے یا جاوے جان شیرین پہ اب جانی ہے	مین اوسکا وہ میری دل سے بات یہی ٹھانی ہی
کہ شاہا جی ہفت اقلیم جو تیرے نام پر اوسکی نشانی ہے	کہ شاہا جی تخت بھی تصدق کرون تیرا اوسکو یا دانی
لالچ دھن دولت کا مت دے یہ قصہ و کہانی ہے	جان و مال کی مالک میری وہ شیرین جانی ہے

دادرہ فرہاد کا

مجھے شاہا تو عبث سمجھاوے کیوں لالچ تو دھن کا دکھاوے	جیسے میرا شیرین سے لگا جب دیکھوں وہی نظر آوے

جیتے جی الفت کو نہ چھوڑ دلنا جان رہے یا جاوے
رام غلام کا نکتہ رنگیلا ایسے خوش ہو جو اسکو گاوے

دوہرہ سوال — **خسرو کا فرہاد سے**

شیرین شیرین چھوڑ دے رٹنے نہ تو دن رات
مشکل نہ کر فرہاد وہ چھوٹا منہ بڑی بات

چھوٹا منہ بڑی بات تمام کیوں شہر اوڑھا لیتا ہے
دیوانے نرے لاکھ میں بیتا طرح اجل نہیں ٹلتی تیری
لاکھ جان دیکو فقیر کب تخت تاج کو پاوے ہی

جان بوجھ کر بلا میں پڑ کے جان کو اپنی دیتا ہے
دیوانے نرے مرضی ہی خالق کی خطا نہیں اسمیں تیری
کہیں خاک کے چھاننے سے ہیرا موتی ملجاوے ہے

دوہرہ جواب — **فرہاد کا خسرو سے**

شاہا جی اب قید کر چاہے گردن مار
بن شیرین کے ہی نہیں دم بھر مجھے قرار

دم بھر مجھے قرار نہیں یہ عشق جان کا ساتھی ہے
کہ شاہا جی قالب ہے تن میرا روح ہی شیرین پیاری
جان نکلنے کو تن سے تن میں ہر دم گھبراتی ہے

جبتک اوسکا نام نہ لوں میں چین مجھے نہیں آتی ہے
کہ شاہا جی روم روم میں مرے بسی وہ جان ہماری
روح جو سیلانی ہے اوسکی گلے میں آتی جاتی ہے

دوہرہ فرمانا — **بادشاہ کا وزیر سے**

زر و جواہر دے رہا اور ملک جاگیر
جسپر بھی نہیں مانتا وہ ظالم بے پیر

وہ ظالم بے پیر کہے سب کے ٹکڑے ٹکڑے ہے
وزیر سے کر ایسی تدبیر جو اس سے پیچھا چھوٹے
یہ تقصیر حسرت میں میری ناحق داغ لگا دیگا

نہیں عشق کو ڈرتا ہی اور جان یہ اپنی کھیلے ہے
وزیر سے سانپ بھی مارا جاوے اور لاٹھی نہیں ٹوٹے
چرچا اسکے عشق کا سارے ملکوں میں ہو جاویگا

دوہرہ جواب — **وزیر کا خسرو سے**

شاہا کیا تمسے کہوں عشق ہے بری بلائے
یہ جن جسکے سر چڑھے بن مارے نہیں جائے

بن مارے نہیں جائے یہ بھی عاشق کا دشمن جانی ہے
کہ شاہا جی کوہ ستون کی شرط اس سے ٹھہرائی جاوے
حشر تلک نہیں کھود سکیگا موت کبھی آ جانی ہے

جادو ٹونا منتر اسکے آگے ایک کہانی ہے
کہ شاہا جی جبتک کاٹے نہیں نہیں دربار میں آوے
سر ٹکرا کر مر جاویگا آگے بات بنانی ہے

دوہرہ فرمانا — **بادشاہ کا فرہاد سے**

بات ہمارے وزیر کی سن تو اب فرہاد
گر شیرین لینا تجھے کر امیری مراد

برلا میری مراد رستہ صاف یہ بالکل ہوجاوے
دیوانے سے جبتک نہیں ٹوٹیگا کوہ چھاتی سے بھاری
جو عاشق صادق ہے تو شرط مری جا بر لاوے

کوہ بیستون سے سڑک نکالے تو مراد اپنی پاوے
دیوانے رے چاہے تو مرجائے نہیں شیریں پیاری
گر تو نہیں بوالہوس ہے تو نہیں شہر میں پھیر آوے

دوہرہ جواب

شاہا اگر پورا کرے میرا قول قرار
سڑک نکالوں کوہ میں کرکے جان نثار

فرہاد کا خسرو سے

کرکے جان نثار کوہ پہ تیرے حکم سے جاتا ہوں
ضائع کہیں بھی جاتی ہے تاثیر آہوں کی
ندی جیسی ہوئی ہو جب عاشق کی چاہ کی
آہ سے میری زمین کانپتی اور فلک تھراتا ہے

دیکھ تیرے فرقت میں پتھر میں جاکر جان لاتا ہوں
اک دم میں پھونک دیتی ہے بجلی کھٹکا کی
رستے میں خضر رہبری بھولونگی راہ کی
پتھر کا دل موم ہو کر پانی سا پگھلا جاتا ہے



دوہرہ

خرمن پہ میرے گری جس دم برق فگاہ
مجھے بجلی سی لگ گئی اوس فرہاد کی آہ

شیریں کا

اوس فرہاد کی آہ نے مجکو کیا محل میں ڈبوالی
گھوڑے پہ اپنی سیر کے چلے سے ہو سوار
دلمیں خیال آیا نہ بڑہ آگے زینہار
عشق میں تیرے سچا ہے یا جھوٹی ساری کہانی

جنون نے پہاڑ اگر یہاں محلوں سے نکلنے کی ٹھانی
آئی جہاں یہ کھود رہا تھا وہ کوہسار
گوشے میں چھپ کے دیکھ تو عاشق کا حال زار
تنہا ہے تو یہاں نہیں کوئی ساتھ اپنے بیگانی ہے

پہچاننا فرہاد کا شیرین کو اور جواب دینا

دوہرہ فرہاد کا شیرین سے

تو تو ہو گی محل مین کرتی عیش سے چین
مجھے چین پڑتی نہین تیرے بن دن رین

تیرے بن دن رین انکھ سی آنسو تیر جاری ہین
خبر نہین تو میری لیتی جیسے ہم ہماری ہین

لٹتے ہین ہم پہاڑ سے خوش ہو محل مین تو
لیتی ہی خبر غریب کا سنا ہی جنگل مین ہو
سر ہے ہمارا کانٹون پہ ان ہی جنگل مین تو
دشمن لکھی ہوئی تھی مری کیا ازل مین تو

تجھے نہین کچھ فکر میری جان اپنی لبون پر آگئی ہی
یہ بھی پوچھا کبھی نہ تو نے کون ہوا سوالی ہے

دوہرہ جواب شیرین کا فرہاد سے

رو رو کر تو ہجر مین جان نہ کر برباد
مین تو حاضر ہون کھڑی خدمت مین فرہاد

خدمت مین فرہاد تری اب شیرین کھڑی اکیلی ہی
سوا میرے تیرے نہین حاضر باندی اور سہیلی ہی

آئی ہون مین نکال لے حسرت وصال کی
برباد کرنہ آبرو جاہ و جلال کی
جاتی رہے جو دل سے کدورت ملال کی
کھوتا ہی کیون حرام مین نیت حلال کی

کاٹ چکا تو کوہ ستون تھوڑی محنت باقی ہی
شرط جیت لی پھر تو ہی اور مین ہون می ہی ساقی ہی

دوہرہ جواب فرہاد کا شیرین سے

جا تو اپنے محل مین اسکا نہ کر خیال
بن جیتے اس شرط کے ممکن نہین وصال

ممکن نہین وصال بات کیا تو نے منہ سے نکالی ہی
کہ شیرین رہی حرام جو اب کردون تو کیا منہ کالا ہی
اس جا پر میرے تیرے نہین کوئی پوچھنے والا ہے
محشر کا ہی خوف قیامت سر پر آنے والی ہے
کہ شیرین ہی سب مین ہون فرہاد عاشق یاد نہین
مولا تو ظاہر باطن کا حال دیکھنے والا ہے

دادرہ فرہاد کا

تجھی شیرین محل ہو پیا
اپنے بیگانے کو بھول گیا مین
یہان تجھ بن کون ہمارا
ارے چھوڑ دیا گھر دوارا
بن کی مصیبت اُٹھائی نہین گئی
یاد دل کے گانے دادرے
کرتی ہو جواب کت را
ارے دشمن بولا
واپس پھر جا شیرین کا اور مرنا گھوٹیگا
کے مین جانی محل مین بھول میری یاد
شرط جیت کر آئیو محلون مین فرہاد

محلون مین فرہاد آئیو جب تو کوہ تمام کرے
کر دیتا ہی کوہ ستون سے پھری محل کی سڑک لگائی
لکھا ازل کا کٹتا ہی آقا خواہ غلام کرے

خسرو جو کچھ دے مت لے اور بس ہیرا پیغام کرے
کہ دایا جی نہین گئی تھی دور قضا گھوڑے کی آئی
بات جو ہونیوالی ہو آئین کیا کوئی کلام کرے

دادرہ شیرین کا

میری چاہ نہ دل سے بھلانا
دام مین آنا کسی کے نہ بن مین

تم جبت شرط جب آنا
ارے آیا ہی کھوٹا زمانا

جبتک نہ دیکھونگی فرہاد رہونگی
لبا گلو کے سنگے بجین تاب

مجھے آکے مسیحا جلانا
میرے دشمن کا بار گرانا



مرنا اسپ شیرین کا اور کاندھے پر سوار کرکے لیجانا فرہاد کا شیرین کو اور ملاقی ہونا گرگر رسالدار کا راہ مین

دوہرہ

راہ مین جب دم مر گیا شیرین کا راہوار
دیکھا بینے کوہ سے پیدل ہوا سوار

فرہاد کا

پیدل ہوا سوار دیکھکر مین اوسکے پیچھے لاگا
جاتا تھا بھاگا رہ مین تھا خوف زیادہ
آئے جو اپنے روبرو چالیس تھے سوار
دیکھا اوسکو شیرین نے کہا تکرار اس سے نہ بڑھانا تو

اوٹھا کے شیرین کو کاندھے پر جنگل کیجانب بھاگا
سو کوس پر دکھائی دیا مجھکو اک غبار
سردار اون سبھو مین تھا گرگر رسالدار
باتون مین چل دیکر اسکو دام مین اپنی لانا تو

دوہرہ حال

گرگر شاہ تھا فوج کا تھا سردار
جاتا تھا کہین گشت کو لیے ساتھ اسوار

گرگر رسالدار کا

لیے ساتھ اسوار گشت کو کسیطرف تھا وہ راہی — مگر عشق شیرین سے وہ بھی بنا ہوا تھا سودائی
فرہاد کے وہ حال سے آگاہ تھا کمال — جنگل کے درمیان جو دیکھا یہ آ کے حال
شیرین کو دوش پر لیے فرہاد پر ملال — جنگل کی سمت جاتا ہے بھاگا شکستہ حال
شیرین کو اسطرح دیکھ کر غیرت شہ کی یاد آئی — گرفتار کرنیکو اوسکے اپنے دل پر ٹھہرائی

للکارنا گرگ رسالدار کا فرہاد کو

دوہرہ گرگ رسالدار کا

کہاں جائیگا بھاگ کر تو مجھ سے مردود
دشمن تیری جان کا ہوا ہوں میں موجود

ہوا ہوں میں موجود مزا الفت کا تجھے دکھاتا ہوں — شاہ کی محلوں میں پھاند اسکا مزا چکھاتا ہوں

خفا ہونا گرگ رسالدار کا فرہاد پر

فرشتہ آگیا تیرا	ذرا خنجر کا چکھ میرا	کھڑا رہ بھاگ مت مردود	ترا ایسا جگر اسقدر
بھگا لایا ہے شہزادی	ہوئی محلوں کی بربادی	جھکا دے جسکو سر عالم	بتا دے تو ادھر ہمدم
ارے کیسا تو بیڈر ہے			ہتھیلی پر رکھے سر ہے

عاجزی فرہاد کی گرگ رسالدار سے

دوہرہ زبانی فرہاد کے

مجھ غریب پر رحم کر روک نہ میری راہ
بانہہ گہے کی لاج تو میرے ساتھ نباہ



میرے ساتھ نباہ غریب ہوں آفت کا مارا ہوں — بے بس ہوں بیکس ہوں میں ور جلا وطن آوارہ ہوں

عاجزی

خطا کی مینے کیا تیری — جو تو ذرا اب گئی ہری — سوار دونکو پکارے ہے — ہمین باندھی ہر یار ہے
غریبونکو ستاتا ہی — ترے کیا ہاتھ آتا ہے — ہمارا من تو ہی مولا — بھلا داتا کرے تیرا

گنہگار ہون خطا وار ہون دلکو دیکھا را ہون — مجرم ہون اور گنہگار مقتول پہ نظارہ ہو

دوہرہ جواب — گرزا ناحق کھینچتا تو اسیر تلوار — خطا وار مین شاہ کی باندھ مجھے یا مار — شیرین کا

باندھ مجھے یا مار چھوڑ دے اس غریب بیچاری کو — گر گرزا ہی جو تجھے خواہش رکی ہو تو اڈمال خزانے — ایک ایک اسوار کو دیدے لیکر تو چالیس گہر

ٹیڑے کیون لٹکاتا ہے تو اس وقت کے یار کے کو — گر گرزا ہے قیمت مین سلطنت کی میرے پاس گہر کے دانے — دو سو موتی تو لے نے ست بھید ہمارا ظاہر کر

دادرہ شیرین کا

کیون بد کھینچتا حق ستاوے — تجھے ظالم رحم نہین آوے — دیکھ غریب کی آہ بری ہے — ارے غافل نہین یہ جاوے
تیری خطا کیا اسنے کی ہر — جو باندھے ہے اور لٹکاوے — رام غلام بلند تو اس مین — کون تجھے سمجھاوے

دوہرہ جواب — ہاتھ جوڑتی کس لیے تو میرے بد ذات — حرمت ہارون رشید کی دی فرد و رکھ ہاتھ — گرزا رسالہ دار کا

دی فرد و کے ساتھ غضب خسرو کا نام جگاتی ہے — کہ باندی ہی نہین محل شاہی نے تجھکو بیٹے جایا — اور شاہ کا بھولی ہو تو اپنی نسل یہ جاتی ہے

نسل مین تو گرکے اور کیکاوس کے داغ لگاتی ہے — کہ باندی ہی کسی لونڈی نے جنکے تجھے شہزادی بنایا — شہزادونکو چھوڑکے فرد و رو سے آنکھ لڑاتی ہے

دادرہ گرزا رسالہ دار کا

تو کیسی بات بناوے — مجھسے سیکھی ہو کو سکھاوے — شاہ کی محلونکو جو کوئی آئے — کیون سولی نہ اوسکو چڑھاوے
عاشق کی اپنے سفارش کرتی — جان و سکی تو ناحق بچاوے — تلا کلو کے سنگے وا اور — ارے دشمن کھڑا اشرماوے

دوہرہ جواب شیرین کا — جو چاہے تو کہہ مجھے لونڈی کہہ یا شاہ — سنواتی باتین تری مجھکو تیری چاہ — گرزا رسالہ دار سے

مجھکو تیری چاہ محبت باتین یہ سنواتی ہر — مین مرتی تجھ پہ نہین تجھکو میری محبت آتی ہے

کر گذار ہو آج سے تو عاشقی کا سب ذکر زباں پر مت لانا — گر گذار ہے مر بھی جاؤں نہ میری لاش تک تو آؤ ہم آنا

اری بیوفا نہیں بات مردود تیری یہ جانتی ہو — یہ کبھی جانتا نہیں دیوانے کون سمجھاتی ہو

ٹھمری شیرین کی

تو نے مانی نہ بات ہماری

اسی بیوفائی پہ تو کرتا تھا مجھ سے یاری — خوب ہوا تیری دم میں آئی ہوتی میری خواری

سدا بھاگتی پھرتی تھی میں دیکھ کے آنکھ تمہاری — بھلا ہوا جو نہیں سمجھی ہو جاتی جو بھاری

بکا کلو ہر سمرن میں ویکھت نراونا ری — دشمن بس سنکر فرہاد میں نقشہ رہتا جاری

دوہرہ جواب

روٹھے تو پاس ہر شخص سنوں تیری ہاے
دہ تو کو لیجاؤنگا اب مشکیں بندھواے

گرار رسالہ دار کا

اب مشکیں بندھواے تمھاری خسرو کو دکھلاؤنگا — ذلیل کرتا گلی گلی کوچے کوچے لیجاؤنگا

پوچھیں گے لوگ شہر کے کیا انکا حال ہے — دونگا جواب شست میں پکڑی چھنال ہے

خسرو کی شاہزادی یہ اہل جمال ہے — نوشیروان کی نسل میں آیا زوال ہے

اسکے تو خسرو کے آگے میں ٹکڑے کرواؤنگا — بوٹی بوٹی تیری کاٹ کر چیلوں کو کھلواؤنگا

ٹھمری گرار رسالہ دار کی

اس جگہ موت لائی تمھاری

تو خسرو کی شہزادی مزدور سے کرتی یاری — گھر کے بچھڑے چھوٹکے تو نے کی عشق کی سواری

بہت دنوں رہا تیرے کارن پوچھی بات ہماری — مزدور پر عاشق ہو کر اپنی کرائی خواری

رام غلام اور ملو بولے پدگا دین گردھاری — سارا زمانہ واہ واہ کر کے خوش ہو خلقت ساری

دوہرہ جواب شیرین کا

بخت سے تو میری خطا ہوئی ہے جو تقصیر
عاشق کو نہیں چاہیے ایسا ہو بے پیر

گرار رسالہ دار سے

ایسا مت بے پیر ہو کر ایسے کیا بے انصافی ہے — محبوبوں کو آنکھ دکھانا عاشق کا بس کافی ہے

عاشق کا دلبروں سے نہیں جور چاہیے — جس کا مزاج خوش ہو وہی طور چاہیے

ناز و ادا اٹھانے کو کچھ صبر چاہیے — سامان نہ عاجزی کے سوا اور چاہیے

بوٹی بیری کاٹے ہے تو کیسا یہ عاشق کہاتا ہے
اسی بات پر اے نادان مجھکو محبوب بناتا ہے

دوہرا جواب گیرا کا شیرین سے

جب تک ہوئیگا نہیں تیرا وصال
جائیگا ہرگز نہیں دل کا رنج و ملال

رنج و ملال سبھی جائیگا یہ گھڑی کہاں تیرا آویگی
آ مل کے سدا اب نہیں جاتی جیتے کو اٹھیگی
کچھ دیر کرے سیر تو صحرا و جانگی
کہاں تک اب تو نہیں سمجھو تو شیرین سمجھا ویگی

شیرین دل سے بوہین تیری جان دیگی
کرلیں سوال اوٹ میں جنگل کی جھاڑی
ٹل جاے سر سے کالی بلا جیسے پہاڑ کی
بیشک نہیں یہ کام کرتی نہیں ہاں یا ویگی

جواب شیرین کا گیرا رسالہ دار سے

اگر عاشق ہے تو میرا
تو کسو کو ... کرینگے
نظر ... ہم ہونگے

پیام وصل ہے تیرا
جسے باندھا کمر ...
وہاں ہم تم ہم ہونگے

کہو نہیں جب تیار ہو
جو حکم اوسکا سنا ویگا
جو جی چاہے تیرا سمجھو

مرادیں بھی تو پاوے
مکان تم میں بناویگا
شراب وصل پی لیجو



چھوڑنا فرہاد کو گیرا رسالہ دار کا اور مکان بنانا فرہاد کا

دوہرہ زبانی گیرا رسالہ دار کے

مجھکو میں چھوڑتا گو ہے بڑا قصور
شیرین کے اب حکم سے ہوا ہوں میں معذور

ہوا ہوں میں معذور بجا لا تو جو وہ فرماتی ہے
کہ فرہاد سے کر جلدی تیار مکان جو مجھکو فرمایا
ایک مکان اس جنگل میں پر دیکھو وہ بنواتی
کہ فرہاد نے سنا ہے نہر کھود کر تو ہی لایا

اس تیشہ سے تیرے سنا ہی کوہ کی چھاتی چھلنی ہوئے — لگاؤ زمین تک ضرب سے تیرے بس پہرین تھراتی ہے

خبر کرنا فرہاد کا شیرین کو تیار ہوئے مکان سے

دوہرہ زبانی فرہاد کے

بیٹھی ہے کیوں دشت میں چھوڑ یہ گرد و غبار
چل بیٹھو اٹھ شتاب میں مکان ہوا تیار

مکان ہوا تیار جو تو نے جنگل میں بنوایا — جلدی سے طیار کیا اور تجھکو لینے آیا ہے

نظم فرہاد

چلا میں یکہ گھوڑی کی باگ دور کہ بھاگے سگ شہر کی طرف چند جو
رہی میں باقی فقط ہم وہان کہ میں اور شیرین وہ گرد جوان
مدا تو نکی باتیں میں چندیا نہ سمجھا وہ اسکا تکونا لیکا
لے بیٹھی قبل دب جھکا لیا

ہمیں دیکھکر بس وہ دو فراز تعاقب میں اوسکے گئے دوڑ آ
غرض تینوں ہم اوس مکان میں ہوئے اوسی مزرع امتحان میں
جو شیرین نے مجھکو اشارہ کیا وہیں سے گرا دو بارہ کیا
تو شیرین کو گرد و دشت میں سوار

لے بھاگا اوس جنگل سے اوسکے محل کے پہونچا — رخصت چاہی جب بیٹے تو شیرین سے یہ فرمایا



جی تو چاہے ہے نہیں چھوڑوں میں فرہاد
پر یہ چھٹا نہیں چھوڑتا یہ ظالم جلاد

یہ ظالم جلاد فلک ہی کل کو یوہیں ستاتا ہے — دو دل کو وہ خوش اور خرم یکجا نہیں بھاتا ہے

دل چاہتا ہے یہ کہ میں تجھسے جدا نہوں — پڑتی نہیں ہے چین کہ جبتک فدا نہوں

تا زیست تیرے دام سے دم بھر رہا نہوں — نکلے نہ جان شیر سی جبتک ادا نہوں

اب لگے بھیجنے دیکھیے کسدن خدا ملاتا ہے — روح تیرے سنگ جاتی ہے تن خالی چھوڑ کے

رخصت فرہاد کی شیرین سے

دوہرہ زبانی فرہاد کی

جا تو اپنے محل میں خسرو سے کر چین
مجھے کلپنا ہے لکھا غم میں تیرے دن رین

غم میں تیری دن رین صنم میں روؤنگا چلاؤنگا — شیرین شیرین کہکر پتھر سے سر کو ٹکراؤنگا

بیان فرہاد

چلا اوس جا سے میں روتا — جگر کے داغ کو دھوتا
زبان پہ نام شیرین تھا — اسی سے دلکو تسکین تھا — یہی کہتا تھا اے جانی — نہ توڑی بات یک مانی
دکھا کر رخ وہ مہ پارا — مجھے کیوں بے اجل مارا — چلا جاتا تھا یہ کہتا — لہو تھا چشم سے بہتا

جو کوئی کہتا تھا تجھسے یہ کسنے تجھکو مارا ہے — میں کہتا تھا شیرین کے غم میں یہ حال ہمارا ہے

غزل فرہاد

سہے صدمے تری باتوں میں پڑکے — ہوئے برباد اپنوں سے بچھڑکے
دل و جان دیکھ کیا باقی رہا کیا — جو تو مانگے ہے اب ہمسے بگڑکے
تصدق کر دیا اوسکو بھی تجھپر — جو مدت میں لیا تھا گھر اوجڑکے
جو تو ہے شاہزادی والی تخت — تو بس ہم بھی رہینگے ہیں لڑکے
اگر تو روٹھتی حق پر مرے ساتھ — منا لیتا میں تیرے پاؤں پڑکے
بغل میں تو رہے خسرو کی بیٹی — بتا کیونکر یہ دل میرا نہ دھڑکے
ہر اک کے رنج سے دلشاد ہونگے — غزل گائینگے بیت دل سے لڑکے

غزل شیرین

ارے کیا لیگا میرے ساتھ لٹکے — لگا منہ چومنے یونہیں پکڑ کے
بھلا محلوں میں تیرا جی لگے کیا — نیا ہے جا تو رہ پنجڑے میں پھڑکے
جو تو سائل ہے بوسہ کا چلا جا — گدا پھرتا نہیں کیا در پہ اڑ کے

اب آئی ساتھہ تیرے جان دینے
ستی پھرتی نہین کیا ست پہ چڑھکے
مثل مشہور ہے یاد ل جہان مینے
بھلا ہے کون مرشد سے بگڑکے

خبر کرنا کسیکا بادشاہ کو حال فرہادسی

دوہرہ حال — فرہاد کا

آیا تیرے ملک مین رہزن ہے یا چور
شاہا اوسکے عشق کا پڑا جہان مین شور

پڑا جہان مین شور کہ آیا یہان ایک سودائی ہے
عاشق ہے اوسکا جو شہزادی ارمن سے آئی ہے
کہ شاہا جی اوسکو دیجیے سزا جواب مت ہچاوے
کہ شاہا جی آن سے لگ نام نہ وہ شیرین کا لاوے
ایسا ہی دربار مین کوئی جو اوسکو جا سمجھاوے
اگر نہ مانے سمجھانا تو پھر گردن مارا جاوے

حکم بادشاہ کا وزیر کو

دوہرہ — بادشاہ کا

لالچ دھن کا دے چکا اور ملک انعام
پھر بھی نہین مانتا وہ ظالم ناکام

وہ ظالم ناکام مال و زر پر لعنت کرتا ہے
فدا ہے اوسکے نام پہ ہر دم مرنے سے نہین ڈرتا ہے
وزیر سے بلا دوتیان شہر کی جو دلکو بہکاتین
وزیر سے کیسا ہو چالاک دام مین اپنے لاتین
خبر دوتیان جب ہم اوس ظالم بد کی سن پاوینگی
جان سے اوسکو مارینگی یا دام مین اپنے لاوینگی

حاضر ہونا دوتیونکا

دوہرہ — دوتیون کا

حاضر ہین ہم دوتیان ای حاکم سرتاج
ایسی کیا مشکل پڑی ہمین بلایا آج

ہمین بلایا آج شاہ نے کیا وہ کام ہمارا ہے
نہین شاہ کے بس مین ہے وہ دشمن کون تمھارا ہے
کہ شاہا جی اگر حکم پاوین فلک پہ تھگلی لگاوین
کہ شاہا جی اگر اجازت پاوین اندر کی پریان لاوین
کام جو کچھ ہم کرتے ہین پر مشہور خلق پر سارا ہے
جلدی یہ فرماؤ شاہ کو کام کونسا پیارا ہے

دوہرہ جواب — بادشاہ کا

ہمین دوتی کون ہے ان سے ہین چالاک
آگ چھپا دے پھونس مین جل مین اوڑاے خاک

جل مین اوڑاوے خاک جبکی زہر کی جسکی باتین ہون
چھل فریب اور مکر و دغا کی یاد اوسی سب گھاتین ہون

کہ دوتی ری کرسے جو میرا کام بہت سی دولت پاوے
ظاہر ہمسے کرسے نہر جو جو فن جسکو آتے ہون
کہ دوتی ری شہر سے جاکے نکل و رن بین آگ لگاوے
بتلائے دشمن کو بھیجے ام مین اپنی لاتے ہون

دادرہ بادشاہ کا راگنی بھیرویں مین

کر تجھسے امید بر آئی میری

مارکے آگے جو دشمن میرے
شتال دستانے اوڑھا دونگا تجھکو
دو کھائیگی دولت کمائی میری
گر تونے بات بنائی میری
جھوٹی پڑیگی بچن کی جو مجھسے
باولے جو نو شمس باہر نجاوے
ہو ئیگی تجھسے لڑائی میری
اری تکو نہیں بھرتی ہائی میری

دوہرہ جواب	شاہا مجھ کم بخت نے سیکھے سارے بھاگ پھوس مین چنگاری کہون جل مین لگاؤن آگ	دوتی کا

جل مین لگاؤن آگ فلک کے تارے توڑ لانے والی ہون
کہ شاہا جی کہو تو انجن لگا کے اب پاتال کو جاؤن
نشے مین اپنی جادو اب پھرتی مین متوالی ہون
جو جو باتین کہین آپنے سب کچھ دیکھی بھالی ہون
کہ شاہا جی جھوٹی بولون بچن سنا مین دسکی باؤن
کان کاٹتی ہون تیرے جیسے کی گو مین بھولی بھالی ہون

دادرہ دوتی کا راگنی بھیرویں مین

کہین بگڑی ہے بات بنائی میری

جوبیاکا سچ جگنو سے چمکتے
مارا میرا نہین جیتا بچا ہے
مہاراجہ ہی آگ لگائی میری
زیادہ دہر سے مٹھائی میری
لونا چمار یکو منتر مین نکھی
بادل کی بنتی سن آتا
پورب مین پھرتی ڈولی میری
رکھ لے تو عزت الٰہی میری

دوہرہ جواب	کام ایسا تو نے کیا جیسی کہہ رہی بات دیکھیگی جو کرونگا سلوک تیرے سات	بادشاہ کا

سلوک تیرے ساتھ کرون ایسا جو اک عالم جانے
کہ دوتی ری حاتم سے بھی سوا سخاوت میری جانے
مین تو سدا خالق کے نام پر جان فدا کرتا ہون
دھن دولت سے نہال کردون جو تو مجکو پہچانے
کہ دوتی ری خدا جانے پڑی مصیبت کیسی بھاری
غریب غربا کو دیتا ہون اوسکی قہر سے ڈرتا ہون

دوہرہ جواب	شاہا جو مین کہہ رہی اسے جان تو سانچ سب ظاہر ہو جائیگا نہین سانچ کو آنچ	دوتی کا

نہین سانچ کو آنچ کہین سچے بھی جھوٹے ہوتے ہین
کھوٹا کام جو کرتے ہین وہ عزت اپنی کھوتا ہین

کہ شتابی جی مین وہ دوتی نہین چلین مین بٹہ لگاؤن
میری گڑھی ہوئی بات تو تمکو چاہو جہان پر کھا لینا

کہہ شتابی جی بات ہے میری جھر جہان جی چاہے چلاؤ
سونا کسوٹی پر کس کر انعام ہمارا دلا دینا



دوہرہ جواب بادشاہ کا

دوتی جو کر لائیگی تو یہ میرا کام
سب سے سوا دونگا تجھے دھن دولت انعام

دھن دولت انعام ملیگا ملک خزانہ پاوے گی
کہہ دوتی ری شال دوشالے اور ڈھاکی تجکو پہناؤن
کسیکے گھر مین جائیگا تو نام نہ لب پہ لاوینگی

ایسا کچھہ دونگا تجکو رہنی مجھہ سے ہو جاویگی
کہہ دوتی رہی دونگا خلعت بھاری تجکو ہاتھی چڑھاؤ
دولت ایسی دونگا مین تو ساری عمر مین کھاویگی

دوہرہ جواب دوتی کا خسرو سے

شتابی اب فرماے ہے وہ کیسی بات
لکھکر اوسکے حال کو دیجے میرے ہات

لکھکے دیجے ہاتھہ حکم ہو جو کچھہ جلد بجا لاؤن
کہہ شتابی جی بیٹھے بٹھے میری طبیعت ہے گھبراتی
جیسے ستایا ہے حضرت کو اوسکا نام مین سن پاؤن

کام کرون سرکار کا مین انعام جو ٹھہرا ہے پاؤن
کہہ شتابی جی مین بن سیدا کیون نہین انا کھاتی
فرماؤ تو قتل کرون یا مشکین باندھکے لے آؤن

دوہرہ بیان خسرو کا دوتیون سے

عاشق شیرین کا جو ہے نام اوسکا فرہاد
ہمت میری کر رہا لوگون مین برباد

لوگونمین برباد کری عزت میری سوائی ہی
کہ دوتی ری بیتارا ہین مال خزانہ اوسکو بھاری
نہر کاٹ وہ تہنا لایا ایسی مدد الٰہی ہے

اوسکے عاشق ہونیسی عالم مین بس سوائی ہے
کہ دوتی ری پر نہین مانی اوسنے کوئی بات ہماری
کوہ ستون کو اب کاٹے یہی بات ہی ٹھرائی ہی

روانہ ہونا دوتی کا کوہ پر اور بیان کرنا فرہاد سے مرجانا شیرین کا

دوہرہ حال — دوتی کا

یہ سن اوسنے بیلا ورسے بھرنین قابین چار
پہونچی جا اوس کوہ پر جہان تھا عاشق زار

جہان تھا عاشق زار اکیجا چلا چلا رونے لگی
کہ داتا جی تو نے ظلم کیا ستم یہ کیسا دکھایا
پھرتے پھرتے برسون کے بعد ہم بھی آن نکلتے تھی

لگی پیٹنے سر کو اپنے اور جان کو کھونے لگی
کہ داتا جی لاکھہ کا گھر اک دم مین خاک کے بیچ ملایا
اوسکی ذات سے جیتے تھے مجھہ سے لاکھون پلتے تھے

دوہرہ سوال — فرہاد کا

بڑھیا تو کیون رو رہی کیسی ساتھہ سے چھوٹ
بسری ہے گھر بار سے یا لیا کسی نے لوٹ

لیا کسی نے لوٹ کوٹی تو جو ہر دم چھاتی ہے
کہ بڑھیاری بھولا کر بن مین جان فنی تو آئی
تری بیکلی دیکھہ کے مائی مجھے چین نہین آتی ہے

پھوٹ پھوٹ کر بن مین جو تو روتی اور چلاتی ہے
کہ بڑھیاری کہا جاویگا شیر بھاگ جا گھر کو مائی
اس کارن جنگل مین میکر اپنی جان گنواتی ہی

دوہرہ جواب — دوتی کا

بیٹیا اوجڑا گھر لٹ گیا میرا راج
ہلتی جس سے خلق تھی وہ رانی مرگئی آج

مری وہ رانی آج جو ہم سبہونکو سدا کھلاتی تھی
کہ بیٹیا رے آج ہر اوسکا تیجا محل ہی تنہا ہی
شکر کی شہزادی مالک رمن کی کہلاتی تھی

ہر وارث کی داتا تھی لاکھونکی جان جلاتی تھی
کہ بیٹیا رے اوسیکا ہے یہ کھانا جو مین بدھکر لائی
اوسی کے مخلوق سب موتی کا تھال مین بھرتی تھی

تیشہ مار کر مرجانا فرہاد کا غم شیرین مین

دوہرہ جواب — فرہاد کا

محل مین تو شیرین مری کرتی میری یاد
پہاڑ پر جیتا رہے اب کیسے فرہاد

اب کیسے فرہاد جیے یکبارا آہ کا بھر نارا
شیرین شیرین پکار کر اک تیشہ کو سر پر مارا

کہ داتا جی مرنے پر بھی ہا نام شیرین کا جاری | کہ داتا جی آئی ندا جنگل مین غیب سے یہ اکباری

دادرہ

سورہی نیا بھنور مین ڈوبی
جسکے لیے جان اپنی کھپائی
لوگ ادھر تی پر جوبن گیا حرف نیارا نیارا

بھنور مین بھی بھنور مین ڈوبی
سورہی سامھنے پھر مین ڈوبی

نیہ کی نیا کہتا نہین لاگی
ملو ڈھوکے سکے دادرے
ہر اک جا لکھ گیا نام

میری ڈونگی ادھر مین ڈوبی
دشمن کی کشتی نگر مین ڈوبی
شیرین کا رب لکھنے والا



خبر کرنا جاسوس کا خسرو کو تیشہ مار کر مر جانے فرہاد سے

دوہرہ زبانی	شیرین کے جو عشق مین پھرتا تھا برباد تیشہ سر پہ مار کر مر گیا وہ فرہاد	جاسوس کے

مر گیا وہ فرہاد غم شیرین مین جو دیوانہ تھا
عاشق ہوا تھا شیرین پہ جو گھر اوجاڑ کے
لاشہ پہ دہی ہین درندے پہاڑ کے
اڑتا نہین ہوش ہر اک کو بھولا آب او رواداً تہ

جان اوسنے دیدی اپنی سمجھا تا جیسے زمانہ تھا
محتاج وہ کفن کا ہی ڈھونڈو نہین جھاڑ کے
جنگل کے آشیانی ہر اک چھوڑ جھاڑ کے
ہر اک پکھیرو کی آنکھون سے آنسو ہوا روانہ ہے

خبر کرنا وزیر زادی کا شیرین کو مرنے فرہاد سے

دوہرہ زبانی	کرتی تھی جسکے لیے تو اپنی جان نثار وہ شیدا اب مر گیا تیشہ سر پہ مار۔	وزیر زادی کے

تیشہ سر پر مار بچارا مرا خراب بائی ہے
جسکے لیے محل مین بہنا تو پھرتی سودائی ہے

مشہور تو جہان مین جسکی جبین ہے
یہ حال سنکے دلکو میرے غم عجیب ہے
شیدا ترا وہ مرگ کے پہونچا قریب ہے
بہنا تو عاشقی مین بڑی کم نصیب ہے

اوسکی دشمن نے ترے مرنے کی خبر اوڑائی ہے
تڑپ تڑپ کر بیچارہ نے اپنی جان گنوائی ہے

ریختہ

یہ حال کسی نے ترے عاشق سے کہا ہے
تو عاشق شیدا تھا یہ جس مہرہ جبین کا
سنتی ہو کہ یکبارگی وہ ہائے پکارا
افسوس ترے دل کو نہین اوسکی خبر ہے
شیدا ترا مرجائے تو محلون مین کرے چین
جو حال سنیگا تجھے کم ظرف لکھیگا

وزیرزادی

اب کسکے لیے کوہ ستون کاٹ رہا ہے
اوسنے لیا اب رستہ فردوس برین کا
اور تیشہ سے سر اپنا کیا آج دو پارا
ہے جھوٹ مثل آہ مین عاشق کی اثر ہے
ہے جھوٹ کہ بے یار کے کٹتی ہے نہین رین
خسرو بھی ترے نام پہ یہ حرف لکھیگا

دوہرہ شیرین کا

فال مجری بہنا مری تو منہ پر مت لائے
مرجاؤن مین اے بہن اوسکی بلیکے بلائے

وزیرزادی سے

اوسکی لیکے بلا مرون مین وہ مجھکو چاہنے والا ہے
کہ بہناری دشمن جسکو خدا ہر آفت سے بچاوے
تو بھی دشمن ہوئی مری جو منہ سے برا نکالے ہے

جیسے عاشق ہوا سو انجم کے کیا دیکھا بھالا ہے
کہ بہناری اوسکی آئی ہوئی موت اب مجھکو آوے
بھلا برا ای بہن مری تو کچھ نہین دیکھے کہتا ہے

دوہرہ جواب

بہنا تو نہین چھوڑتی ہے محلون کا باس
مرا پڑا عاشق ترا کوئی آس نہ پاس

وزیرزادی کا

پاس نہین جاتی تو اوسکے مجھ سے بات بنائی ہے
کہ بہناری کیسی کٹر بنی دیا نہین تجھکو آتی
پردیسی کو مار کے تو محلون مین عیش اوڑاتی ہے

لاش پڑی عاشق کی تیرے بن مین ٹھوکر کھاتی ہے
کہ بہناری کس پتھر کی بنائی تو نہین اپنی چھاتی
اری اسی بیدردی پہ تو محبوبہ کہلاتی ہے

دادرہ وزیرزادی کا

بہن تجھے کیسے کہ چین پڑی

مین تو جگت کی ریت بتائی
اولٹی تو مجھ سے لڑی

عاشق کی اپنے خبر نہین لیتی
رام غلام اور بلا کہین اب
چاہت دکھائی بڑی
آئی تیری بد گھڑی

دوہرہ شیرین کا

آہ کرون تو جگ ہنسے جیکے رہا نجائے
سچ مجھے اوسکے بنا چھن چھن کاٹی کھائے

چھن چھن کاٹی کھای جان مجھکو اپنی نہین بھاتی ہے
کہ سہاری سہاگ مین دون آگ محل کو پھونک جلاؤن
میرے لیے تیشہ کو جسنے سر پر اپنے مارا ہے
مجھے زندگی دو بھر ہی اور سانس بھی لینا بھار ہے
کہ سہاری بن مین چتا لگا کے آپ ستی ہو جاؤن
اوسی کی مین ست برتا ہون سوامی پرش ہمارا ہے

سمجھانا خسرو کا شیرین کو لاش کے پاس آکر

دوہرہ خسرو کا

کیون جنگل مین رو رہی کرے ہے کسکا سوگ
جان نہ دے مزدور پر ہنسینگے جگ کے لوگ

ہنسینگے جگ کے لوگ آبرو اپنی کہان گنواتی ہے
شہزادی ہی نینہ مین پڑ کر تو نے اپنی لاج گنوائی
کسر کی تو بہو ہے شہزادی میری کہلاتی ہے
بس مین ہارون رشید کی کیسا تو داغ لگاتی ہے
شہزادی ہی عاشق اوسپر ہوئی حیا نہین تجھکو آئی
شاہونکی کل مین پیدا ہو ناحق داغ لگاتی ہے

دوہرہ جواب شیرین کا

کیسے سہاگن تو کہے تیرا کیسے سہاگ
خسرو تیرے سہاگ مین دیتی ہون مین آگ

دیتی ہون مین آگ تری شاہی سے بھلی گدائی ہے
کہ شاہا جی تو نے اوسے مروا نام شاہی کا مٹایا
اوس غریب کو مار کے تو نے کہان کی لذت پائی ہے
گدا کو گر دل اپنا چاہے بہتر شاہنشاہی ہے
کہ شاہا جی بتا یہ ظلم کرکے بھلا کیا تو نے پایا ہے
مین اوسکی دیوانی ہون اور میرا وہ شیدائی ہے

دوہرہ جواب خسرو کا

مزدور ونکو چاہ کر میری گنوائی لاج
حال تو اپنا تو بتا کیسا تیرا امزاج

کیسا تیرا مزاج بات کرنے اب نہین شرمائی ہے
کہ شیرین ہی اب جو تو مزدور کو عاشق اپنا بنائی
مین تجھکو سمجھاتا ہون تو میری جان جلاتی ہے
عشق بتا کر غیر ونکا مرے تن مین آگ لگاتی ہے
کہ شیرین ہی شاہونکی روبرو آبرو میری جاتی
کہان طبیعت تیری ہی نہین ہو شرمین اب تو آتی ہے

دوہرہ جواب	ظالم تو اب بنگیا باتین نہ کر گنوار دل تیرا ٹھنڈا ہوا اوس غریب کو مار	شیرین کا

اوس غریب کو مار کے تو مجھکو سمجھانے آیا ہے
کر ظالم رے تو نے ایسی خطا بتا کیا اسکی پاپی
دیکھ زلیخا نے غم یوسف مین کیا حال بنایا ہے

کس پاپی نے بہکا کر تیرے سر پر پاپ چڑھایا ہے
کر ظالم نے ہاتھ لہو مین بھرا جان وہ کسکی مرد تھی
ننھا عاشق کا دیوانی ازل سے ہوتا آیا ہے

داورہ شیرین کا
چلا جا رے گنوار تو نے عشق نہین جانا

اگے مری تو یہ باتین بنانا
مین تو اسی پر صدقے ہونگی

نہین تیرے دھرم کا ٹھکانا
تو ہو جا محل کو روانہ

مار کے تو نے غریب بچایا
رام غلام اور بلا کہتین ہین

ارے محسن کرے ہے بہانا
میرا تو نے کہا نہین مانا



دوہرہ جواب	بہتا رہا اور جان کو کچھ نہیں گتا تھا ہاتھ میلا بچھڑا جگت سے چھوٹا تیرا ساتھ	وزیرزادی کا

چھوٹا تیرا ساتھ کہان پھر مل جایا وے گی
کہ بہناری کر دے رو رو کر عاشق کی اپنی مٹی بچھا دیگی

جان نکل گئی رکھی مٹی یہ مٹی مین ملجاوے گی
کہ بہناری ملجاویگی اکدن مٹی مین مٹی

ابھی تو کیا مدت تک بہنا اسکا رنج اوٹھاوےگی | یہ صورت نہیں ملنے کی غم مین گھل کر مرجاویگی

دوہرہ جواب شیرین کا

حق نے بسائے اے بہن لاکھون ملک و جہار
پربت کو رائی کرے رائی کرے پہاڑ

رائی کرے پہاڑ بناتا بگڑی میری داتا ہے | کبھی چھوڑاتا ساتھ کبھی وہ بچھڑا ہوا ملاتا ہے
کہ بھناری گوتم رکھہ کی لاج رکھی گراہ کو گج سے چھڑوایا | کہ بھناری دھر کے نرسنگھ روپ آپ نے پہلاد بچایا
اوس داتا کے آگے جو کوئی اپنا سیس نواتا ہے | سبکی بنی بگاڑے ہے اور بگڑی ہوئی بناتا ہے

دادرہ شیرین کا

میرے داتا کی لیلا اپارا

کھنبھ پھاڑ پہلاد بچایو ہرناکشپ کو مارا | گراہ کے پیر پھر جل ماہین جل سے گجراج اوبارا
بلا خلیفہ کہے بنتی کر | ہے تجھ بن کون ہمارا

دوہرہ جواب وزیرزادی کا

بہنا تو نہیں مانتی چھوڑ مرے کی آس
تو بھی جان گنوائیگی بیٹھہ لاش کے پاس

بیٹھہ لاش کے پاس تمام رات رو رو نین بہاویگی | اری دیوانی کلیجے کی تو تربت تک یہ جاویگی
کہ بھناری بنا کے کوئی مکان تو اس جنگل مین بھاری | کہ بھناری جھاڑو کنتی کرے تربت پر تو شیدا کی پیاری
تمام عمر روئیگی بہن تو بھی اوسکو نہیں پاویگی | جیئےگی جب تک جوگن بنکر تن پر بھسم رماویگی

غزل وزیرزادی کی راگ سیندرا مین

آہ کے نالے نہ اس غم مین مری جان بھرے | لاکھوں مرگئے ہین حسرت و ارمان بھرے
بندگی بھول گئی داتا کی اوسکے غم مین | سچ بتا کسنے دیوانی یہ ترے کان بھرے
آج جو آیا سر آہین ہر دم کل جاویگا | سب مسافر ہین کوئی دم کو یہ مہمان بھرے
اسکے جینے کی توقع یہ جو تو روتی ہے | دیکھو کیسے ہین دلہن ترے نادان بھرے
شاد ہو سچ غزل پڑھکے تو آباد دل کی | داد دینگے تجھے صد ہا ہین ثنا خوان بھرے

دعا مانگنا شیرین کا درگاہ الٰہی مین واسطے زندہ ہونے فرہاد کے

دوہرہ

داتا تجھ سے مانگتی بر پھیلائے ہات
پت دیکر پت راکھ لے کرلون دو دو بات

شیرین کا

کرلون دو دو بات پر بلے کا یہ جسم سنگھاتی ہے
کہ داتا جی میر ابھی گون اب ایسی کرے تجھ سے کرادی
پیا پورش کے نار رانڈ جگ مین کہاں کہلاتی ہے
اسے چھوڑتے ہوئے اکیلا آج لاج مجھے آتی ہے
کہ داتا جی بیوہ مت کر مجھے کرم سے اسے جلاو
اور پیا جیو جیسے کایا مٹی ہورہ جاتی ہے

غزل شیرین کی راگ سیندرا مین دعائیہ

ملک آباد رہے یا کہ یہ ویران رہے
تن سرا مین پڑی جبتک کہ مریجان رہے
بعد کچھ روز کے دونو نکو طلب کرلینا
ایکدن بھی نہوا وصل میسر اوسکا
سرخرو کردے جہانمین مرے منہ کو داتا
یا الٰہی مین دم نزع نہ بھولون تجھکو
لاکھ ہوجاے زمانہ ترا دشمن بادل
پر الٰہی مرے فرہاد کی خوش جان رہے
یہ مسافر ترا گھر مین مرے مہمان رہے
جب مرے دل مین نہ باقی کوئی ارمان رہے
آج تک نیند بغفلت سے بھر کان رہے
یہ جو جی جاے تو لوگو نمین مرا مان رہے
کلمہ لب پر رہے اوسوقت اور ایمان رہے
ڈر تجھے کیا ہے جو اللہ مہربان رہے

سمجھانا وزیرزادی کا شیرین کو

دوہرہ

بہنا کہنا مان لے بہانہ اپنے نیر
اب عاشق کی لاش کی کر جلدی تدبیر

وزیرزادی کا

کر جلدی تدبیر خراب اسکی مٹی ہوجاویگی
کہ بہناری اوٹھادے اسکا منہ جان اپنی گنواوے
جو کچھ سانس لکھی ہے تن مین اوتنی آدہی جاویگی
لاش نہین ہاتھ آویگی جواب مٹی نہین پاوگیا
کہ بہناری چاہے تو مرجاوے نہین مٹتا اسکو پاوے
ایک گھڑی اونین نہ رہیگی اور نہ کچھ گھٹ جاویگی

ٹھمری وزیرزادی کی پیلو مین

میرسجان یہ کیسکی نظر بازی سنے تجھے کھائے گئی گھڑی پل مین
بین دناموہ کلپت بیتی
اری آئے گئی کہان چھل مین

میرسجان

جیتے دیکھوں ان ادرت پھر باد دلا — نہیں چین پڑتا ہے محل ماہیں

ٹھمری جان

فیض آیتھ نان کی ٹھمری حسن — بیچ آجا بے شرا کل بین جی [illegible] پاگل بین

امیر کبیان

جواب دینا شیرین کا وزیر زادی کو سر فرہاد کا زانو پہ اپنے رکھکر

دوہرہ زبانی شیرین کے

جن تیرے فرہاد اب سمجھے ند دکی آگ
بن پیتم کب [illegible] ذرا نیند سو جاگ

ذرا نیند سے جاگ ہو دلگیر آنکھ دکھیاری [illegible]
شیریں [illegible] ذرا تو او گھٹکے بیٹھ نیند کے ماتے [illegible]
بن تیرے بن ادرت ہون اس نہیں بیتے کی [illegible]

مونہہ کے اپنے بول سنا دے جن بیتو تکی ہاری ہو
نیند [illegible] بین جا نام ہرنی ہون [illegible]
اب تیری کھیاری ہون گی بین اپنے [illegible] دکھیاری ہو

ٹھمری شیرین کی راگنی پیلو بین

میرا دہ فرہاد سیہیا سے جان اپنی گنواسے نیو بن مین

جات درس کی پیاسی [illegible]
تم تو اسے فرہاد سدھارا اور [illegible]
رام سلام اور بلا سے [illegible]

موہ پیا سا تجنا گیون مین موہ پیا بچھا گیو ہیں
موری بیاں چھوڑا گیو ہمیں رسوی پیا [illegible] گیو ہیں
ارے ہمکا لٹا گیو ہیں ہمکا لٹا گیو ہین

ماتم کرنا شیرین کا بروگ بین

کیا کیا میری حق لوا
مرا تو ہائے دل جانی
جو تیرے سنگ جانی
جدا گھر سے جو ہم ہوتے

ارے کیون نہ [illegible] والا
بڑا ای بلمین کیا ٹھانی
تو دی آبرو یا لی
[illegible] جا ہم سوتے

تو تھا اک چاہنے والا
تو تجھکو جان دینا تھا
بہ کیون تنہا مجھے چھوڑا
نہ یون طعنہ زنی رہتی

ہوا وہ بھی تہ و بالا
مجھے بھی ساتھ لینا تھا
اب و چھواڑے کو [illegible]
سہاگن تو بنی رہتی

دعا مقبول ہونا شیرین کا و زندہ کرنا خواجہ خضر کا فرہاد کو

دوہرہ زبانی خواجہ خضر کے

خضر نے آکر یہ کہا دعا ہوئی مقبول
وہ تیرا فرہاد تو خواب سے [illegible]

سونگھ ہمارا پھول بھی ظلمات سے دوڑا آیا ہوں	قطرہ آب حیات کا دیکھو آپ کی خاطر لایا ہوں
کر اٹھ کے رسے اسکا کلیجا دیکھ مجھے دانا نے بھیجا	کہ اٹھ کر رسے حکم ہوا خالق کا مجھکو آب حیات لیجا
جلدی سے ہو کھڑا یہ پی لے آب حیات کا پانی ہے	دو دو باتیں کرلو صاحب اکہ دن جان تو جانی ہے



بھجن

ہو مالک ہے رب ہمارا

ساتھ نہیں کچھ کا کوئی جھوٹا ہی جگ سنسارا		جو ہے تن یہ جیم کا ساتھی ہو جاویگا نیارا
ذرا نیند سے چیت تو مورکھ ہی غفلت کا مارا	جو مالک	دین دنا تیرے سر پہ اجل کا بجتا ہے نقارا
دھرم کا دھن نہیں جوڑا صاحب پاپ کا لادا بھارا	جو مالک	ست کی سپر نہیں منہ پر کھلی جاتی ہے تیغ سدھارا
ٹھہ یا دل پہ کر بیا کیسے مورکھ منتر تمارا	جو مالک	کہاں تلک مہمان تو رہی پر بتوں لیلا اپرمپا

زندہ ہو جانا فرہاد کا بسبب آنے خواجہ خضر کی اور سوال جواب ہونا آپسمین شیرین فرہاد سے

دوہرہ زبانی	کہاں نہیں کی تو نے جا کے مٹی میری خراب مرکر بھی تیرے ہجر کا مجھکو رہا عذاب	فرہاد کے

مجھکو رہا عذاب لب مشکین تیری یاد آتی تھی
کہ شیرین رہی تڑپ ہاتھا پڑا یاد دہین تیری پیاری
کیا خدا نے رحم دو بارا تن مین جان میرے آئی

آنکھون کے آگے سے اندھیری گور کی بھی نہین جاتی تھی
کہ شیرین ہی ایکا ایکی وہان کھل گئی آنکھہ ہماری
قسمت مین تھی ہوا جانکی پر بچی سو پھر کھائی

بھجن

تو نے اب تک نہ پیچھا چھوڑا

سہتے سہتے رنج و الم دل ہیک ہو گیا پھوڑا
بھائی بند اپنا بیگانہ سب کا ناتا توڑا
جب بائل ہوا وصل کا تجھسے کرتی رہی نکتوڑا
بلا خلیفہ کے یہ نکتے جانی نہین چھوڑا

تو ہی کر انصاف کونسا جور و ستم کیا تھوڑا
تو نے تیرے کارن کوہ ستون کو کر دیا ڈرا دڑا
تو نے تیرے عشق کی سیانہین ہا فلک کا دوڑا آیا گھوڑا
تو نے صدقے ہون اوسکے جن میرا توڑ کے دوا جوڑا



شیرین کا	گرہ بند سوال و جواب شیرین و فرہاد	سوال
بیٹھی رہی محل مین مین تیرے قرار پہ لو کا لگا کے آئی ہون سولہ سنگار پہ		افسوس مر گیا تو مرے انتظار پر فرہاد رحم کر تو مرے حال زار پر
فرہاد کا	رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پہ جھاڑو دیا کرونگی مین تیرے مزار پہ	جواب

اک دن نظر نہیں کی مرے جسم زار پر
میں نے تو جان دی ترے قول و قرار پر
تجھکو رہا غرور اوس اپنی بہار پر
تو نے نہیں خیال کیا جان نثار پر

سوال
میں مر گیا جب آئی تو رونے مزار پر
پتھر پڑیں ارے ترے ایسے پیار پر
شیریں کا

اک دن خوشی کے ساتھ کوئی دم بسر نہ کی
ثروت پہ تیرے واسطے میں نے نظر نہ کی
کس رات تیرے ہجر میں رو رو سحر نہ کی
تڑپا کی رات دن وے تجھکو خبر نہ کی

جواب
رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر
فرہاد کا

گھر سے بلا کے تو نے کی مٹی مری خراب
محشر کے روز ہوگا ہمارا ترا حساب
حسرت یہی رہی نہ پلائی کبھی شراب
کیونکر نہ دوں سوال کا تیرے میں جواب

سوال
میں مر گیا جب آئی تو رونے مزار پر
پتھر پڑیں ارے ترے ایسے پیار پر
شیریں کا

جو کچھ کہے بجا ہے وہ اے میرے جان نثار
جی میں ہے مر رہوں ترے آگے کٹار مار
جھوٹی کٹار کی [illegible] گوار
منظور [illegible] اب مجھکو زیبا نہ

جواب
رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر
فرہاد کا

تو نے کہا کہ کوہ کو چھاتی سے میری ٹال
پر تو نے ایک دن نہ دکھائی شب وصال
مر مر کے میں نے جان پہ لادیا نہر نکال
یاں تنگ [illegible] ہو گیا جینا مجھے وبال

سوال
میں مر گیا جب آئی تو رونے مزار پر
پتھر پڑیں ارے ترے ایسے پیار پر
شیریں کا

رویا کی تیرے ہجر میں ہنسی نہیں رہی
غم کے سوا کبھی نہیں خندہ جبین رہی
غافل ترے خیال سے اک دم نہیں رہی
تیرے بغیر جب بہی اندوہگین رہی

جواب
رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر
فرہاد کا

مرتا رہا میں تیرے لیے آہ کوہ پر
جل دور میرے رو برو اپنا جری نگر
خسرو کی آبرو کا رہا تیرے دل میں ڈر
ہوتا ہے عاشقی میں کوئی ایسا بے خبر

سوال — میں مر گیا جب آئی تو رونے مزار پر
پتھر پڑیں اری تیرے ایسے پیار پر — **شیرین کا**

بہر خدا تو بخشدے جو مجھ سے ہوا قصور
جو چاہے دے سزا میں گنہگار ہوں ضرور
لیکن نظر سے اپنی نہ کر پیارے مجھکو دور
شرمندگی سے بات نہ کہتی تیرے حضور

جواب — رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر — **فرہاد کا**

کھودا گیا پہاڑ میں تیرے لیے ضرور
دل سے نہیں گیا تیرے اس حسن کا غرور
محنت کی ایسی میں نے کہ تن ہو گیا ہے چور
سمجھا کی مجھکو غیر سے بدتر تو رشک حور

سوال — میں مر گیا جب آئی تو رونے مزار پر
پتھر پڑیں اری تیرے ایسے پیار پر — **شیرین کا**

بہر خدا کے واسطے شکوہ نہ لب پہ لا
دل تیرے اشتیاق میں از بس تڑپ رہا
مشتاق ہوں وصال کی جلدی گلے لگا
کر دے معاف مجھ سے ہوئی جو کچھ خطا

جواب — رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر — **فرہاد کا**

کیوں چھیڑتی غریب کو مجکو نہیں اپنے جا
جل جائے گی ابھی جو بڑھائیگی دست و پا
میں آتشی تو خاکی ہے مت پاس میرے آ
اب بھی خدا کے واسطے تو مان لے کہا

سوال — میں مر گیا جب آئی تو رونے مزار پر
پتھر پڑیں اری تیرے ایسے پیار پر — **شیرین کا**

فرہاد میں نے ملک لیلی مرا دل ملول ہے
مر جاؤں تو بھی عشق کی دولت حصول ہے
جلنا بھی تیرے عشق کی آگ میں مجھ کو قبول ہے
کر حال دل کہوں تو تو نے ملول ہے

جواب — رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر — **فرہاد کا**

مارا گیا پہاڑ پہ مین تیری ذات سے
جسنے چھوڑا یا شیرین مجھے تیری سات سے
اور زندگی گنوائی یہان اپنے ہاتھ سے
محروم ہو خدا کرے اپنی حیات سے

سوال — **شیرین کا**

مین مرگیا جب آئی تو روئے مزار پر
پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر

جب مرگیا پہاڑ پہ تو تیشہ مار کے
سارا سنگار آج ترے سر پہ وار کے
مین رانڈ بن گئی وہین چوڑیان اوتار کے
آئی ہون پاس تیرے اب اس نین ہار کے

جواب — **فرہاد کا**

رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی مین تیرے مزار پر

تیرے لیے یہ عمر ہے کاٹی پہاڑ مین
کھاتا رہا یہ دھوپ ہمیشہ اوجاڑ مین
پھرتا رہا و بکتا مین جنگل کے جھاڑ مین
بیٹھا مین ایک دن نہین سایہ کی آڑ مین

سوال — **شیرین کا**

مین مرگیا جب آئی تو روئے مزار پر
پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر

با دل زبان کو روک لے آگے نکر بیان
لکھنے مین حال رنج کے قاصر ہوئی زبان
کب تک کہیگا شیرین کے اس غم کی داستان
ڈر ہے کہ غم سے گر نہ پڑے سر پہ آسمان

جواب — **فرہاد کا**

رہنے دے اپنے پاس مجھے کوہسار پر
جھاڑو دیا کرونگی مین تیرے مزار پر

با دل تجھے یہ طول پہ ناحق خیال ہے
فرہاد کے اب عشق کا جو کچھ کہ حال ہے
سینہ مین روک لے جو بھرا کچھ ملال ہے
ظاہر گرہ سے رنج جواب وسوال ہے

خاتمہ — **سبھا**

مین مرگیا جب آئی تو روئے مزار پر
پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر

دوہرہ

با دل روک زبان کو کر نہ کہانی طول
دفن مین اب فرہاد کے ہو جلدی مشغول

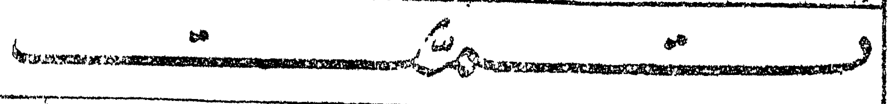
ہو جلدی مشغول کٹھر انتظر ہر ایک تھکا رہی
کہ داتا جی جو کچھ مجھسے ہو سکا کہکے تمھیں سنایا
تو ہی مدد کر خالق میری مجھکو تیرا سہارا ہے

مٹی دینے کو عاشق کی آیا عالم سارا ہے
کہ داتا جی مجھ سے جو کچھ لے گیان کہانی ایسا پایا
ایک اکیلا میں ہوں صاحب دشمن جان ہمارا ہے

دوہرہ زبانی	اہل سخن سے عرض ہی کریں قصور معاف غلطی پاویں جو کہیں اوسے بناویں صاف	مصنف کے

اوسے بناویں صاف بہی اونسے امید ہماری ہے
عیب دیکھینی والے دشمن جو ہیں اونکا نہیں خطرہ
ای بادل درگاہ خدا میں ہاتھ اوٹھا کر دعا کر
پڑھنے سننے والوں کے حق میں یہ دعا ہماری ہے

کسلیے اہل سخن کو ہر دم لازم پردہ داری ہے
وہ مردود ہیں ہر جگہ ... جنکو عیب ہی کی جستجو رہے
گنہگار رہوں خطا وار رہوں رحم کی تو کر مجھ پر
کرم رہے مولا کا سب پر یہی زبان پر ہمارا ہے



تاریخ وفات صداقت اساس لالہ بلدیو داس شاگرد مصنف شمر یکے جلسہ

دوہرہ بیان	چیت سدی کی تیج تھی اور دن منگل وار سن ہندی اونیس سو تینتیس کرو بچار	سمبت کا

تینتیس کرو بچار پائے کہ جگت سدا شیو کیا ہی
کہ راجہ جی رہا مہاتم بڑا اپنی کا اوسکی جاری
دلالی کا پیشہ تھا پر کرتے تھے ساہوکاری

چڑھ بوان کیلاس گئے بلدیو داس کہیو یا ہی
کہ راجہ جی اوسکی مرت سے روئے گھر میں نر ناری
دھرم راج گدی تھی کوٹھی میں بن تھا دھرم جاری

قطعہ تاریخ طبع کتاب طبعزاد منشی نراین بخش صاحب تخلص راقم خلف جناب منشی گوبند پرشاد صاحب فضا لکھنوی

حبیب کر بلیار ہو گئی جب نسخہ قابل صاد نظم بادل	یہ لطف نزاد نظم بادل راقم نے لکھایہ عیسوی سال	عین آنکھوں نے جسنے دیکھا بولا شیرین فرہاد نظم بادل

۸۷ ۶۱۸

قصیدہ مسدس دعائیہ فی وقت در مدح بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی

سر آرائے گردون جب تلک سلطان خاور ہو
عطارد میر منشی زہرہ ناظر آسمان پر ہو
قمر دستور اعظم مسند اعلیٰ سعد اکبر ہو
زحل میر عمارت ترک گردون میر لشکر ہو
سر ہفت آسمان جب تک کہ دور ہفت اختر ہو
الٰہی یہ بہادر شاہ ہفت کشور ہو

رہے تا نام سلیمان تا نگین حکمرانی سے
رہے دارا کو تا نام آوری تاج کیانی سے
رہے تا نام فریدون تا جمشید کا دیانی سے
سکندر تا ہو نامی سکۂ کشورستانی سے
ترا اے خسرو والا حشم عالم مسخر ہو
سریر سلطنت پہ تو ہمیشہ جلوہ گستر ہو

سحاب ارض سے تا ابر ہوا اور ابر میں پانی
زمین میں تا ہو کان اور کان میں ہو جوہر کانی
روان پانی سے تا دریا ہوا اور دریا کو طغیانی
پئے جوہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی
تری شمشیر جوہر دار میں قدرت کا جوہر ہو
ترے قبضے میں بحر و بر گہر ہو کان پیکر ہو

رکھیں تا عود کو آتش پہ اور آتش کو مجمر میں
رہے تا قند میں شکر اور بو مشک اذفر میں
گل تر تا ہو گلدان میں تری ہو تا گل تر میں
صدف میں تا ہو گوہر اور رہے تا آب گوہر میں
ترے ابر کرم سے باغ عالم تازہ و تر ہو
شمیم خلق سے تیری جہان یکسر معطر ہو

طریق رہبری میں خضر ہو جبتک ہدایت فن
رہے ادریس تا قطع تعلق سے جنان مسکن
سہارا ہو وے تا بحر غریق الیاس کا دامن
مسیحا کا ہو بالاخانہ تا خورشید سے روشن
چراغ عمر سے تیرے جہان سارا منور ہو
فروغ اسلام کو ہو رونق دین پیمبر ہو

شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کے روی نیکوکو — کرے آراستہ تا شام اپنے موے گیسو کو
ثریا نورتن تا کہکشاں سکے ہو وسمہ بازو کو — کرے وسمے سے تا قوسِ قزح سبز ابروکو

لب پیکان خوردہ دشمن کے لہو سے تیرا خنجر ہو
سر بدخواہ فندق تیری انگشت سنان پر ہو

گلستاں میں ہوا تا گل اور گل سے شاخ ہو زیبا — نیستاں میں ہوا تا نے اور نے سے نغمہ ہو پیدا
نہالِ تاک میں انگور ہو انگور میں صہبا — نشہ صہبا میں ہو اور نشہ ہو جب تک نشاط افزا

شرابِ عیش سے خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو
ہمیشہ جشنِ جمشیدی سے تیرا جشن بہتر ہو

رہے تا کام دینداروں کو احکامِ شریعت سے — خوشی تا حاجیوں کو ہووے کعبے کی زیارت سے
رہے تا عابدوں کو شوق محراب عبادت سے — نماز اہل سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے

ترا خطبے میں ہو نام اور خطبہ زیبِ منبر ہو
ترا حامی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہو

قلم تا راستی پیشہ ہو اور کاغذ صفا آئین — قلمزن تا ہو مشک افشاں و کاغذ خط مشک آگیں
زباں پہ تا سخن ہو اور سخن میں معنی رنگیں — سخن تا داد چاہے اور تا اہلِ سخن تحسین

ترا مداح دائم خسروا ذوق سخنور ہو
ہمیشہ تہنیت خواں ہو دعاگو ہو ثناگر ہو

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب تفرج نہاد قصۂ شیریں و فرہاد من تصنیفات شیخ عباد اللہ حسینی عرف بادل متخلص بہ رنج بصحت تمام و سعی مالا کلام باہتمام شیخ محمد عبد العزیز صاحب مالک مطبع عزیزی کانپور چھاپی گئی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلزار نسیم قصہ ابراہیم ادہم	۲/	لیلی مجنوں ہوس شامل	۲/	مجموعۂ نجارہ نامہ بمبئی	۱/	کلیات آتش	۸/
چشمۂ شیریں	ــ/	بارہ ماسہ		عجائب القصص طاہرہ	۱۲/	کلیات ظفر	عہ ۱۲/
جوگن نامہ	۱۰/	مجموعۂ سپاہی اردو	ــ/	مرات العروس	۶/	کلیات مومن	۹/
ایجاد رنگین	۱/	شاہنامہ اردو باتصویر	۵/	بنات النعش	۷/	بہارستان سخن	۶/
مجموعہ چھپے نامہ	۱/	طلسم شایان داستان امیر حمزہ	ــ/	توبۃ النصوح	۹/	دیوان رند	۱۲/
قصۂ گل عرب	۵/	بکٹ کہانی	۱۰/	کلمات	۳/	دیوان ذوق	۲/
پدماوت اردو قاسم علی	عہ/	سراپای تصویر نیم	عہ/	مثنوی ابر کرم	۱/	دیوان شہیدی	۳/
ایضاً عبرت و عشرت	۳/	قصۂ گلفام نظم	ــ	اندر سبھا اردو	۱/	دیوان لطف	ــ
مثنوی گلزار نسیم	۱/	باغ عاشق گل نظم	۲/	عجائب المخلوقات	ــ/	دیوان امیر	۱۰/
افسانۂ عجائب منظوم	۱/	گلدستۂ شجاعت ترجمہ	۱۲/	مطلع العلوم اردو	۱۲/	دیوان نیاز	۲/
نل دمن	ــ/	سکندر نامہ بری بحری	۱/ وسم/	مطلع العلوم فارسی	عہ	دیوان غالب اردو	۳/
ہدیۂ انتظار	۱۰/	سراپای بیرے	۱۰/	جذب القلوب فارسی	۸/	دیوان درد	ــ
مثنوی میر حسن باتصویر	ــ/	لیلی مجنوں نظیر مستقلی	۱/	جذب القلوب اردو	۵/	دیوان صبا	۶/
زلیخا اردو منظوم	۲/	کوڑی نامہ و پیسے نامہ		عجائب فرنگ	۲/	دیوان ضامن	۱۰/
ایضاً مصنفہ نند کشور	۵/	قاصد نامہ و بہنس نامہ		مثنوی دریای حسن	ــ/	مجمع الاشعار	۳/
بوستان حکمت مصنفہ شاہزادہ فتن	۲/	مع نو رتن و رباعیات نظیر		مثنوی مہر عشق	۲/	چمن بے نظیر	۱۱/
قصۂ یونس	۱/	شاہ دین مطبوعہ بمبئی	ــ	**دواوین و غزلیات اردو**		فضائی چمنستان	۲/
شیریں خسرو باتصویر	ــ/	سوداگر بچہ مطبوعہ بمبئی	۱۰/	کلیات تراب	۱۱/	قانون راگ	۳/
بہار دانش منظوم	ــ/	مجموعہ زلیخا و مثنوی میر حسن	۱۰/	کلیات سودا	عہ	نغمۂ دلکش	۱/
نجارہ نامہ	ــ	و گل بکاولی مطبوعہ بمبئی		کلیات ناسخ	۱۱/	گلشن راگ	۱/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدستۂ امانت	۱ر	مالابد فارسی	۵ر	شرح محمدی اردو	۱۲ر	ریاض مرحبا اردو	۱۰ر
مجموعۂ پارہ اردو	۱ر	مالابد اردو	۳ر	تنبیہ الغافلین اردو	۱۰ر	شمائل الفردوس اردو	۱۰ر
کلید سخن	۲ر	شواہد النبوۃ فارسی	۱۰ر	حیرت الفقہ اردو	۱ر	رانڈ کی شادی	۱ر
نقش سلیمانی	۳ر	معارج النبوۃ اردو	[illegible]	بسیط ہندی	۱ر	معجزۂ آل نبی اردو	[illegible]
تعویذ سلیمانی	[illegible]	مدارج النبوۃ فارسی	[illegible]	تحفۃ العوام اردو	۳ر	روضۃ الشہدا فارسی	۱۰ر
تجربات سلیمانی	[illegible]	مدارج النبوۃ اردو	[illegible]	دوازدہ مجلس اردو	۱۰ر	تحفۃ العاشقین اردو	[illegible]
بیاض سلیمانی	۲ر	بہارستان جامی فارسی	۳ر	صبح کا ستارہ	۲ر	رہبر راہ حق فارسی	[illegible]
طلسم عجائب	۲ر	صد پند لقمان حکیم فارسی	۲ر	قیامت نامہ و بہشت نامہ	۱۰ر	مولود عزیزی اردو	۵ر
حرز سلیمانی	۸ر	پند نامہ فریدالدین عطار	۱۰ر	جنگ نامہ کربلا ایضاً محمد حنیف صاحب	۵ر ۳ر	احکام الائمہ اردو	۴ر
نافع الخلائق	[illegible]	کیمیائے سعادت فارسی	[illegible]	مجموعۂ وفات نامہ مولود بہار خلد	[illegible] ۳ر	رسالہ عقیقہ	[illegible]
اندر جال خورد	۲ر	ایضاً اردو	[illegible]	مولود شہید اردو	[illegible]	نور نامہ	[illegible]
ایضاً کلاں	[illegible]	اخلاق جلالی فارسی	[illegible]	مولود جدید اردو	[illegible]	مہر نبوت	۱ر
غنچۂ راگ	۵ر	اخلاق ناصری فارسی	۳ر	مولود شریف بہاریہ	۲ر	راحت القلوب	۳ر
منتخب کلیات ظفر	۲ر	اخلاق محسنی فارسی	۵ر	خدا کی رحمت	۱ر	تاریخ حبیب اللہ	۲ر
دیوان محسن	۱ر	شرح مثنوی مولانا روم	[illegible]	نامۂ العاشقین اردو	[illegible]	دبستان مذاہب	۱۲ر
کتب دینیات		فارسی بحر العلوم		گلزار نعت اردو	[illegible]	مقاصد الصالحین	۳ر
ترجمہ تعویذات دیبائی اردو	۱۲ر	راہ نجات اردو	۱ر	گلدستۂ نعت اردو	۱ر	تذکرۃ الشہدا	[illegible]
مذاق العارفین مترجم	[illegible]	حقیقۃ الصلوۃ	۱ر	مجموعہ صبا آل اردو	[illegible]	قصص الانبیا	[illegible]
... احیاء العلوم		مفتاح الجنت	[illegible]	گلزار اعجاز اردو	۱ر	تذکرۃ الاولیا	[illegible]
مطبوعہ ...		ہزار مسئلہ	[illegible]	زیور ایمان اردو	۱۰ر	تحفۃ الکرام	۲ر